Monthly
FAIZ-UL-ISLAM
Rawalpindi
February 2025
فیض الاسلام
راولپنڈی
انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

انجمن فیض الاسلام کے فیض آباد کیمپس میں حفظ قرآن پاک مکمل کرنے کی پروقار تقریب کے مناظر
تقریب میں جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر اور کیمپس منیجر شبیر شاہ نے خصوصی شرکت کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی جریدہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح کا علمبردار

ماہنامہ

راولپنڈی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

جلد نمبر 77	فروری 2025ء بمطابق شعبان ۱۴۴۶ھ	شمارہ نمبر 2

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم / طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد باری تعالیٰ	غضنفر علی شاہد	۳
نعت	ابوالمجاہد زاہد، سیتاپور (انڈیا)	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۶
درس حدیث	سعید صدیقیؒ	۱۰
شب برأت	مولانا شبیر احمد	۱۳
اسراء اور معراج	مولانا صفی الدین مبارک پوریؒ	۱۶
روزہ کی اہمیت و افادیت	ڈاکٹر محمد میاں صدیقیؒ	۲۳
اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کی علمی شان	قدسیہ خاکوانی	۳۰
اللہ کے کامل بندوں کی پہچان	علامہ قاری محمد طیب قاسمیؒ	۳۹
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۴۳

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زرِ اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی

مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۵۳۲۹۰۹،۵۷۷۲۹۰۹

فیکس آپار: ۳۵۷۵۱۸۸۔۳۵۷۵۱۸۷، منڈی روڈ: ۰۵۱-۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

زمانہ کی قسم، بلاشبہ، انسان بہت گھاٹے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے، اچھے اچھے کام کرتے رہے۔ ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ (سورۃ العصر: آیت: ۱۰۳)

فرمانِ رسول ﷺ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی ایک مجلس میں فرمایا: ''وہ آدمی ذلیل ہو، خوار ہو، رسوا ہو'' صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ۔ کون۔؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ بدنصیب، جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے''۔ (صحیح مسلم)

فرمانِ قائداعظمؒ

ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے اتنا ہی زیادہ پاکیزہ، خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھریں گے، جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔ (پیغام عید الاضحیٰ۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

فرمودۂ اقبالؒ

کوئی دیکھے تو میری نے نوازی
نفس ہندی، مقام نغمہ تازی
نگہ آلودۂ انداز افرنگ
طبیعت غزنوی، قسمت ایازی

حمد باری تعالیٰ

غضنفر علی شاہد

ایسی کوئی زمیں نہیں یا آسماں نہیں
حمد و ثنا جہاں تیری ہوتی بیاں نہیں

تیرے ہی پاک نام سے کرتا ہوں ابتداء
برکت ہے تیرے نام میں، کس پر عیاں نہیں

پھیلے ہیں کائنات میں ہر سو ترے ہی رنگ
ایسی کوئی جگہ نہیں ہے، تو جہاں نہیں

اس وقت بھی تو پاس ہی موجود ہوتا ہے
جب لوگ یہ سمجھتے ہیں کوئی یہاں نہیں

تو اس کا ساتھ دیتا ہے جس کا کوئی نہ ہو
تو اس کی بات سنتا ہے جس کی زباں نہیں

تو ہر کسی کے حال سے رہتا ہے باخبر
شاہد دلوں کے راز بھی تجھ سے نہاں نہیں

ماخوذ: ماہ نامہ: ہونہار، لاہور

نعت

ابوالمجاہد زاہد، سیتاپور (انڈیا)

جہالت میں ڈوبی ہوئی تھیں فضائیں
ضلالت سے بہکی ہوئیں تھیں ہوائیں
گھٹا کفر و الحاد کی چھا رہی تھی
شعاعِ عدالت مٹی جا رہی تھی
بجھی جا رہی تھیں اخوت کی شمعیں
مٹی جا رہی تھیں محبت کی رسمیں
نگاہِ خرد سے اُبلتی تھی ظلمت
ہر انسان تھا دشمنِ آدمیت
غریبوں پہ ہر ظلم بے جا روا تھا
خودی میں جو ڈوبا ہوا تھا خدا تھا
الگ تھے سبھی شاہراہِ ہدیٰ سے
بہت دور تھے بارگاہِ خدا سے
ہر اک قوم اور ملک کے بُت جدا تھے
خدا کی خدائی میں لاکھوں خدا تھے
خدا کو ترس آیا اہلِ زمیں پر
مشیت نے انگڑائی لی مسکرا کر

فَجَآءَ الرسول بشیرًا نذیرًا
فصلوا علیہ کثیرًا کثیرًا

وہ سلطانِ دین تاجدارِ رسالت
وہ جس کی محبت خدا کی محبت
وہ جس نے عداوت کی زنجیر توڑی
وہ جس نے جہالت کی گردن مروڑی
وہ بندوں کو جس نے خدا سے ملایا
وہ کانٹوں کو جس نے گلستان بنایا
وہ جس نے عروج آدمیت کو بخشا
وہ ابرِ کرم جو کہ ہر سمت برسا
وہ ذرّوں کو دی رونقِ طور جس نے
اندھیرے پہ کی بارشِ نور جس نے
فضاؤں کو جس نے منور بنایا
ہواؤں کو جس نے معطر بنایا

وہی ہے وہی غایتِ ہر دو عالم
وہی ہے وہی رحمتِ ہر دو عالم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام!

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انجمن فیض الاسلام یتیم خانہ 1943ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی ایماء پر راولپنڈی میں قائم کیا گیا۔ بنگال سے لائے گئے۔30 بچوں سے اس کا آغاز ہوا۔ اس وقت ایک کرائے کے مکان میں اس کو شروع کیا گیا اور اب آپ کی امانت، معاونت، تعاون، مالی امداد اور خیرات کی وجہ سے آج ایک بہت بڑا ادارہ بن چکا ہے اس کے لیے ہم آپ کے انتہائی مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری انتظامیہ اس کار خیر میں بے لوث اور بلا معاوضہ اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ کے تعاون سے اس وقت انجمن فیض الاسلام کے 5 کیمپس ہیں۔ 5 سکول ہیں اور 2 ٹیکنیکل کالجز ہیں۔ اس میں یتیم، بے سہارا اور غریب بچے میٹرک تک تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ٹیکنیکل تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں اس پر آپ کے تعاون سے کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

شعبان المعظم اور رمضان المبارک کی آمد آمد ہے اس لیے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آج کے حالات میں مہنگائی بہت زیادہ ہے بچوں پر کھانے، پینے، خوراک، لباس اور دیگر اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ ان مبارک مہینوں میں دل کھول کر خیرات وزکوٰۃ دیں اور اس میں اضافہ کریں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ انجمن فیض الاسلام پاکستان کا واحد ادارہ ہے جس میں حکومت کوئی امداد نہیں دیتی اور صرف اور صرف آپ کے مالی، اخلاقی تعاون اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہمارا اعتماد ہے۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کار خیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو ہر مصیبت سے دور رکھے اور آپ کو خیر و برکت سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد

(تمغۂ امتیاز)

مدیر اعلیٰ

القرآن

اللہ کے احکامات کو چھپانا اور عمل نہ کرنا سنگین جرم ہے

قاری خورشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ○ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ [سورۃ آل عمران (۳)، آیت نمبر: ۱۸۷ تا ۱۸۹]

ترجمہ:۔ اور جب اللہ نے عہد لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو گے لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینک دیا انہوں نے وہ عہد اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید لیا اس کے بدلے تھوڑا سا مال سو کیا برا ہے جو خریدتے ہیں، تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر سو مت سمجھ ان کو کہ چھوٹ گئے عذاب سے اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمان کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح:

گذشتہ آیات میں یہودیوں کے افعالِ بد اور بُری خصلتوں کا بیان تھا، مذکورہ پہلی آیت میں ان کے ایک ایسے ہی بُرے عمل کا ذکر ہے، اور وہ ہے عہد و پیمان کی خلاف ورزی، کیوں کہ اہلِ کتاب سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جو تورات میں آئے ہیں وہ اُن کی اشاعت عام کریں گے، اور کسی حکم کو اپنی نفسانی غرض سے چھپائیں گے نہیں اہلِ کتاب نے یہ عہد توڑ دیا، احکام کو چھپایا، اور پھر دلیری یہ کی کہ اس پر خوشی کا اظہار کیا، اور اپنی

اس ناشائستہ حرکت کو اپنے لیے قابل تعریف سمجھنے لگے یہ حال ان علماء کا بھی ہے جو بغیر علم و عمل و جد و جہد کے عوام سے یہ امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ لوگ ہماری مدح سرائی کریں اور ہمیں اعزاز دیں۔

علماء اہل کتاب کے دو جرم

مذکورہ تین آیتوں میں علماء اہل کتاب کے دو جرم اور ان کی سزا کا بیان ہے، پہلا یہ کہ ان کو حکم یہ تھا کہ اللہ تعالی کی کتاب میں جو احکام آئے ہیں ان کو سب کے سامنے بغیر کمی بیشی کے بیان کریں گے، اور کسی حکم کو چھپائیں گے نہیں، مگر انہوں نے اپنی دنیوی اغراض اور طمع نفسانی کی خاطر اس عہد کی پرواہ نہ کی، بہت سے احکام کو لوگوں سے چھپا لیا۔ اہل کتاب کو اللہ نے کتاب عطا فرمائی بھی اور عہد لیا تھا کہ اس کی تعلیم و تلقین کو اپنا فرض سمجھیں گے، لیکن وہ طرح طرح کی گمراہوں میں مبتلا ہو گئے، اور عہد الٰہی کو فراموش کر دیا۔ اس کے باوجود انہیں اہل کتاب ہونے کا گھمنڈ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ دنیا اس بات پر ان کی تعریف کرے جو کام انہوں نے کیا ہے اور نہ اس کی صلاحیت رکھتے تھے۔ دوسرا یہ کہ وہ نیک عمل کرتے تو ہیں نہیں اور چاہتے ہیں کہ بغیر عمل کے اُن کی تعریف کی جائے۔

احکامِ تورات کو چھپانے کا واقعہ تو صحیح بخاری میں بروایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ایک بات پوچھی کہ کیا یہ تورات میں ہے تو ان لوگوں نے چھپا لیا، اور تورات میں تھا اس کے خلاف بیان کر دیا، اور اپنی اس حرکت پر وہ خوش ہوتے ہوئے واپس آئے کہ ہم نے خوب دھوکا دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں ان لوگوں کے لیے سزا ہے۔ وہ کہتے تھے تورات، انجیل میں پورے اشارات اس عہد الٰہی کے موجود ہیں مگر ہم پورے اعتماد سے نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کی مراد بھی یہی عہد و پیمان اور میثاق ہیں۔ قرآن نے خوبصورتی کے ساتھ اس عہد کا ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور ابن جبیر کے خیال میں ''الـذین اوتو الکتٰب'' سے یہود کے مذہبی راہنما اور پیشوا مراد ہیں۔ حضرت علقمہ کی رائے میں علماء یہود اور احبار نصاریٰ مراد ہیں۔

دین کا علم چھپانے اور ظاہر نہ کرنے کے عمل پر تعریف و مدح کے خواہش مند ہیں کا مطلب یہ ہے کہ منافقین یہود کا ایک طرز عمل یہ بھی تھا کہ جب کسی جہاد کا وقت آتا تو بہانے کر کے گھر میں بیٹھ جاتے، اور اس طرح جہاد کی مشقت سے بچنے پر خوشیاں مناتے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو آپ ﷺ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر عذر بیان کر دیتے، اور اس کے طالب ہوتے تھے کہ ان کے اس عمل کی تعریف کی جائے۔ (رواہ البخاری)

قرآن کریم نے ان دونوں باتوں پر ان کی مذمت فرمائی، جس سے معلوم ہوا کہ علم دین اور احکام خدا اور رسول ﷺ کو چھپانا حرام ہے، مگر یہ حرمت اسی طرح کے چھپانے کی ہے جو یہود کا عمل تھا، کہ اپنی دنیوی اغراض سے احکام خداوندی کو چھپاتے تھے، اور اس پر لوگوں سے مال وصول کرتے تھے، اور اگر کسی دینی اور شرعی مصلحت سے کوئی حکم عوام پر ظاہر نہ کیا جائے تو وہ اس میں داخل نہیں، جیسا کہ امام بخاریؒ نے ایک مستقل باب میں اس مسئلہ کو بحوالہ احادیث بیان فرمایا ہے کہ بعض اوقات کسی حکم کے اظہار سے عوام کی غلط فہمی اور فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے اس خطرہ کی بناء پر کوئی حکم پوشیدہ رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور کوئی نیک عمل کرنے کے بعد بھی اس پر مدح وثناء کا انتظار واہتمام کرے تو عمل کرنے کے باوجود بھی قواعد شرعیہ کی روشنی میں ناپسندیدہ ہے۔ اور نہ کرنے کی صورت میں تو اور بھی زیادہ مذموم ہے، اور طبعی طور پر یہ خواہش ہونا کہ میں بھی فلاں نیک کام کروں اور نیک نام ہوں وہ اس میں داخل نہیں، جب کہ اس نیک نامی کا اہتمام نہ کرے۔

مذکورہ آیت میں کتاب اللہ سے مراد تورات ہے اور پس پشت ڈالنے سے مراد اس سے بے رخی اور بے توجہی ہے اور مطلب یہ ہے کہ تورات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی علامتیں اور پیشین گوئیاں اور ان پر ایمان لانے کی تاکید جو درج ہے۔ یہود نے سب کو نظر انداز کر دیا، سب سے بے توجہ ہو گئے۔ گویا پس پشت ڈالنا یہ ہے کہ کتاب اللہ کو کتاب اللہ مان کر اس پر عمل چھوڑ دیا جائے، اپنی زندگی میں اس کے مطالبات کو شرف پذیرائی نہ دیا جائے اور اس کی زد سے بچنے کے لیے اس میں تاویل کی جائے بلکہ اس میں ردوبدل سے بھی گریز نہ کیا جائے۔

کتاب الٰہی پر عمل نہ کرنے کی تین صورتیں

(۱) یہ کہ اس پر عمل نہ کیا جائے۔ (۲) اس کا مفہوم بدل دیا جائے۔ (۳) یہ کہ اس میں تبدیلی کر دی جائے۔

انسانی طبیعت کی کمزوری یہ ہے کہ وہ کتاب الٰہی کے مقابلے میں اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دیتی ہے اور وحی کے ذریعہ آئے ہوئے احکامات کو اپنی خواہشات اور عقل کے خلاف سمجھتی ہے۔ حالانکہ دین عقل وخواہشات کے تابع نہیں بلکہ خواہشات انسانی، عقل، وحی خداوندی کے تابع ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا علم سقیم ہے اور اللہ کا سلیم۔ انسان کا علم نامکمل ہے اور اللہ کا علم ہر لحاظ سے مکمل، انسان کے علم کی ایک انتہا ہے اور اللہ کریم کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

یہود ونصاریٰ کی سازش

قرآن نے اس آیت میں علماء یہود پر دو سنگین الزام عائد کیے ہیں ایک یہ کہ انہوں نے کتاب اللہ کو نظر انداز

کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ان کا معاملہ کتاب اللہ کا نہیں ہے۔ پیٹھ پیچھے پھینک دینا اشارہ ہے عمل نہ کرنے اور توجہ نہ کرنے سے۔ یعنی ان کی توجہات کا مرکز کتاب اللہ نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ انہوں نے اس کے عوض حقیر قیمت حاصل کی ہے۔ حقیر اس لیے کہ یہ دین فروشی محض اغراض دنیوی کی خاطر کرتے تھے اور دنیا کا بڑے سے بڑا فائدہ بھی اگر دین کو فروخت کر کے حاصل کیا جائے تو بہر حال وہ ثمن قلیل ہی ہے۔

علم دین کا چھپانا سنگین جرم

قرآن کی نظر میں علم کا چھپانا بھی سنگین جرم ہے۔ حافظ ابن کثیر نے اس آیت قرآنی سے خود امت محمد یہ کے علماء کے لیے یہ بات سمجھی ہے کہ:

> اس میں علماء کو تنبیہ ہے کہ خبردار ان کی راہ نہ چلنا، اگر ایسا کرو گے تو ان ہی نتائج سے تمہیں بھی دو چار ہونا پڑے گا جن سے وہ ہوئے، علماء کی ذمہ داری میں یہ بات داخل ہے کہ وہ علم دین لوگوں تک پہنچائیں۔ حدیث میں علم کے چھپانے پر سخت سزا آئی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، علم کے بارے میں جس سے دریافت کیا گیا اور اس نے اس کو چھپا لیا تو روز قیامت اسے آگ کا لگام ڈالا جائے گا۔ اللھم اعذنا۔ آمین۔

مطلب یہ ہے کہ یہ آیت گرامی صرف یہودیوں کی داستانِ تاریخ سنانے کے لیے نہیں ہے بلکہ اُمت مسلمہ کو اس سنگین جرم سے بچانے کے لیے آئی ہے۔

خلاصہ کلام

ان آیات کریمہ میں اگرچہ تذکرہ، یہود و منافقین کا ہے لیکن مسلمانوں کو بھی خبردار کیا جا رہا ہے کہ دین کو چھپانا نہیں، علم دین کو بیچنا اور غلط مسئلے بتانا نہیں، نیکیاں کر کے اترانا نہیں، کسی سے مدح سرائی کی خواہش کرنا نہیں، ورنہ ثواب نہیں سزا ملے گی۔

آیت کے آخر میں فرمایا: یہ ساری حرکتیں مجرمانہ اور منافقانہ ہیں تو پھر مجرم بھاگ کر کہاں جائیں گے، راج اسی کا ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے اور وہ ذات اقدس ہر چیز پر قدرت رکھتی ہے۔

درسِ حدیث

(چالیس احادیث مبارکہ)

عنوان: تعمیر، سیرت واصلاح معاشرہ

سعیدہ صدیقی ☆

10۔ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

Whoever believes in Allah and the Last Day (the Day of Judgement) should never tease his neighbour.

تشریح: کبھی کبھار ملنے والوں سے اچھی طرح پیش آنا بھی بڑی خوبی ہے لیکن ہمسایوں سے تو ہر وقت معاملہ پیش آتا رہتا ہے اس لیے (ان کے بُرے سلوک کے باوجود) ان سے اچھا سلوک رکھنا اور ان کو راحت پہنچانا بڑی ایمانی صفت اور اخلاقی خوبی ہے۔ ''وہ مومن نہیں جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔ (حدیث)

11۔ من ستر مسلمًا سترہ اللہ یوم القیامۃ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

Whoever conceals the faults of others Muslim brother, Allal will conceal their foults on the Day of Judgement.

تشریح: اپنے مسلمان بھائی بہنوں کا پردہ رکھنا بھی اسلام کا تقاضا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان مرد وعورت کو پردہ دار ہونا چاہیے، پردہ دَر (پردہ نہ رکھنے والا) نہیں ہونا چاہیے۔

12۔ من حمل علینا السلاح فلیس منّا (ترمذی)

ترجمہ: ''جو کوئی ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

☆ والدہ محترمہ ڈاکٹر، پروفیسر میجر (ر) سیف الدین سیف رفاعی

He who raises up weapon against us has nothing to do with us, (he/she is not a Muslim).

تشریح: مسلمان کو قتل کرنا تو درکنا اس پر ہتھیار اٹھانا بھی خلاف اسلام ہے۔

13۔ المجاهد مَن جاهد نفسه فی طاعة الله (ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ''مجاہد وہ ہے جو اللہ کی فرماں برداری کرانے کے لیے اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

A mujahid (warrior) is one who fights (or endeavours) against his own self in the obedience of Allah.

تشریح: نفس کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ناگوار گزرتی ہے۔ مسلمان کا پہلا جہاد یہی ہے کہ وہ نفس کی آرام طلبی اور دوسری خواہشوں کا مقابلہ کر کے اسے احکامِ الٰہی کا پابند بنائے۔ کافروں، اللہ کے منکروں اور باغیوں سے جہاد اس کے بعد ہی کامیاب ہوسکتا ہے۔

14۔ المهاجر من هجر الخطايا و الذنوب (ترمذی ونسائی)

ترجمہ: ''مہاجر وہ ہے جو اپنے عیبوں اور گناہوں کو ترک کرتا جائے۔''

And a Muhajir (emigrant) is the one who gives up (abandons) all what Allah has forbidden.

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنا وطن اس لیے چھوڑا تھا کہ وہاں کفار کا غلبہ تھا اور وہ مسلمانوں کو احکامِ الٰہی پر عمل نہیں کرنے دیتے تھے۔ اس لیے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں اسلامی نظام وریاست قائم کی۔

15۔ الكيّس من دان نفسه ومن عمل لما بعد الموت والعاجز مَن اتبع نفسه هواها وتمنّٰى على الله (احمد وترمذی)

ترجمہ: ''عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پائے اور اپنا ہر ایک کام موت کے بعد کی زندگی کا خیال رکھ کر کرے اور بے عقل وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے چلائے اور اللہ سے بے بنیاد اور جھوٹی توقعات رکھے۔ جس کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا اور جس کے مطابق ابدی زندگی گزارنی ہوگی۔''

The intelligent man is he who turns himself to worship and performs deeds for that which comes after death, but the helpless is he who submits his self to its passion and puts his hope in Allah (for that).

تشریح: آخری انجام پر نظر رکھ کر کام کرنا عقل مندی ہے۔ محض وقتی فائدہ کے لیے انجام کی تباہی کا سامان کرنا سخت حماقت اور بیوقوفی ہے۔

16۔ طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

Acquiring the knowledge of Islam is obligatory on every Muslim men and women.

تشریح: زندگی عمل سے بنتی ہے، عمل، ایمان یعنی جاننے پر منحصر ہے۔ بس علم کے بغیر نہ ایمان ہے نہ عمل۔ انجام ظاہر ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
(اقبالؒ)

17۔ خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمه (بخاری)

ترجمہ: ''تم میں سے سب سے بہتر (افضل) وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔''

The best persons among you are those who learn and teach the Quran (reciting & teachings of Quran).

تشریح: سمجھے بغیر قرآن کریم کا پڑھنا اور سننا یقیناً اجر وثواب کا کام ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد یہ بھی ہے کہ خیرکم من قرء القرآن واقرء ہ (تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے)۔ فرض ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب حاصل کیا جائے، اس کا مطلب سمجھا جائے، اس کو اپنے اوپر نافذ کیا جائے تاکہ اس کے مطابق اسلامی معاشرہ اور اسلامی ریاست بنائی جائے۔ اسلامی معاشرے کا آئین (زندگی کا دستور) قرآن مجید ہے۔ لیکن اکثر مسلمانوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اس کو سمجھ کر نہیں پڑھنا۔ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے اور دینے کا یہ مطلب ہے۔ پس قرآن خوانی (قرآن پڑھنے) کا اصل مقصد بھی قرآن دانی (قرآن سمجھنا) اور اس پر عمل کرنا ہی ہونا چاہیے، نہ کہ صرف بغیر سمجھ کر پڑھنا۔ (جاری)

شب برأت

دعائیں مانگنے کی رات

مولانا شبیر احمد خطیب کے حال ایبٹ آباد

یوں تو رحمت الٰہی کی ہوائیں سارا سال چلتی رہتی ہیں، مگر کچھ خاص اوقات اور خاص دن اور خاص مہینے اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں کے لیے مخصوص کر دیئے ہیں تاکہ یہ گناہ گار لوگ جو میرے محبوب کے امتی ہیں۔ بابرکت ایام اپنے تمام گناہوں سے پاک ہو جائیں۔ اور اللہ کے حضور اپنے ندامت کے آنسوؤں سے اس کی رحمت کے خزانے لوٹ لیں۔

چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ!

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔ فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مِنْ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (ابن ماجہ)

(ترجمہ) شعبان کی پندرھویں شب کو قیام کرو اور دن کا روزہ رکھو (پندرھویں تاریخ دن کا) اللہ تعالیٰ پندرھویں شب کے غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا کی طرف تمام رحمتوں کو متوجہ فرما کر یہ آواز دیتے ہیں۔ ہے کوئی معافی چاہنے والا، جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اس کے گناہ معاف کر دوں، ہے کوئی روزی چاہنے والا ہے کوئی مصیبت زدہ کہ جو مجھ سے مصیبت دور کرنے کے لیے کہے اور میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں۔ اسی طرح صبح صادق تک آوازیں دیتا ہے (بیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس رات کی مبارک ساعتوں کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی جس میں اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے یہ خیال کیا کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو حاضر خدمت

ہوئی اور آپؐ کے پیر کے انگوٹھے کو ہلایا پھر کان لگا کر میں نے سنا تو آپ سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ۔ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعے سے تیرے غصہ سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب وقہر سے اور تیری معافی کے ذریعہ سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور تو اتنی خوبیوں والا ہے کہ میں ان کو گن نہیں سکتا اور اتنی تعریفیں ہیں تیری کہ تو خود ہی ان کو جانتا ہے۔ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ! کیا تو نے یہ خیال کیا ہے کہ اللہ کے رسولؐ تیری حق تلفی کریں گے۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں؟ میں نے آپ کے سجدہ کے طویل ہونے کی وجہ سے خیال کیا تھا کہ شاید آپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور معافی چاہنے والوں کو معاف کرتا ہے اور رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ اور بغض رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ (رواہ بیہقی)

اس حدیث پاک سے چند احکام ثابت ہوئے!

- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو طویل قیام فرمایا۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معبودِ حقیقی کو سجدے میں راضی کیا۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے غضب سے پناہ مانگی۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی رحمت کو طلب کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- ☆ اس رات کو رحمت طلب کرنے والے کو رحمت دی جائے گی۔
- ☆ اس رات کو مغفرت طلب کرنے والوں کو بخش دیا جائے گا۔
- ☆ کینہ اور بغض رکھنے والے کی بخشش نہیں ہوتی۔

رحمۃ للعلمینؐ نے فرمایا: کہ یہ رات بخشش کی رات ہے اور یہ رات رحمت کی رات ہے اور یہ رات گناہوں

سے نجات کی رات ہے۔ اس رات کو رحمتِ خداوندی کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن بعض بدنصیب اور ازلی بدبخت ایسے بھی ہوں گے جن کو اس رات بھی بخشش اور رحمت سے نہیں نوازا جاتا۔

چنانچہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ:

اتانی جبرائیل علیہ السلام فقال ھذہ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیھا عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب ولا ینظر اللہ الیٰ مشرک ولا الیٰ مسبل ولا الیٰ عاقٍ لوالدیہ ولا الیٰ مدمن خمرٍ (بیہقی)

(ترجمہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج کی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار کے برابر دوزخ سے بندوں کو آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس رات کو مشرک کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتا اور نہ ہی کینہ پرور کی طرف دیکھتا ہے اور نہ رشتہ کاٹنے والوں کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ٹخنے سے نیچے (تکبر کی وجہ سے) پاجامہ لٹکانے والے کی طرف دیکھتا ہے! اور نہ ماں باپ کے نافرمان کی طرف دیکھتا ہے: اور نہ شراب پینے والے کی طرف دیکھتا ہے۔

اس لیے ہر فرد کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کہیں ان بیماریوں کا شکار تو نہیں ہیں۔ اگر ان گناہوں میں ملوث ہیں تو پھر توبہ کریں۔

شعبان میں حضور ﷺ کا عمل

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبان میں روزہ رکھنے کا معمول تھا۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ:

ماراَیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرین متتابعین الا شعبان و رمضان

(ترجمہ) کہ میں نے حضور ﷺ کو متواتر دو مہینے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ سوائے شعبان اور رمضان کے!

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے، کیونکہ اس ماہ کی پندرھویں شب کو بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ اس لیے اس رات کو شب بیداری اور دن میں روزہ عمل مسنون ہے۔ اللہ تعالیٰ عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسراء اور معراج

مولانا صفی الدین مبارک پوری

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت وتبلیغ ابھی کامیابی اور ظلم وستم کے اس درمیانی مرحلے سے گزر رہی تھی۔ اور افق کی دور دراز پہنائیوں میں دھندلے تاروں کی جھلک دکھائی دینا شروع ہو چکی تھی کہ اسراء اور معراج کا واقعہ پیش آیا۔

یہ معراج کب واقع ہوئی؟ اس بارے میں اہل سیر کے اقوال مختلف ہیں۔

۱۔ جس سال آپ ﷺ کو نبوت دی گئی اسی سال معراج بھی واقع ہوئی۔ (یہ طبری کا قول ہے)

۲۔ نبوت کے پانچ سال بعد معراج ہوئی۔ (اسے امام نووی اور امام قرطبی نے راجح قرار دیا ہے)

۳۔ نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب کو ہوئی۔ (اسے علامہ منصور پوری نے اختیار کیا ہے)

۴۔ ہجرت سے سولہ مہینے پہلے یعنی نبوت کے بارہویں سال ماہ رمضان میں ہوئی۔

۵۔ ہجرت سے ایک سال دو ماہ پہلے یعنی نبوت کے تیرہویں سال محرم میں ہوئی۔

۶۔ ہجرت سے ایک سال دو ماہ پہلے یعنی نبوت کے تیرہویں سال ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

ان میں سے پہلے تین اقوال صحیح نہیں مانے جاسکتے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات نماز پنجگانہ فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت معراج کی رات ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات معراج سے پہلے ہوئی تھی اور معلوم ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات نبوت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوئی تھی۔ لہٰذا معراج کا زمانہ اس کے بعد کا ہوگا۔ اس سے پہلے کا نہیں۔ باقی رہے اخیر کے تین اقوال تو ان میں کسی کو کسی پر ترجیح دینے کے لیے کوئی دلیل نہ مل سکی۔ البتہ سورہ اسراء کے سیاق سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکی زندگی کے بالکل آخری دور کا ہے۔ (۱)

ائمہ حدیث نے اس واقعے کی جو تفصیلات روایت کی ہیں ہم اگلی سطور میں ان کا حاصل پیش کر رہے ہیں۔

ابن قیم لکھتے ہیں کہ صحیح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو آپ کے جسم مبارک سمیت براق پر سوار کرکے

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی رفاقت میں مسجد حرام سے بیت القدس تک سیر کرائی گئی پھر آپ ﷺ نے وہاں نزول فرمایا۔ اور انبیاء علیہ السلام کی امامت فرماتے ہوئے نماز پڑھائی اور براق کو مسجد کے دروازے کے حلقے سے باندھ دیا تھا۔

اس کے بعد اسی رات آپ ﷺ کو بیت المقدس سے آسمان دنیا تک لے جایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ کے لیے دروازہ کھولا گیا۔ آپ ﷺ نے وہاں انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو مرحبا کہا۔ سلام کا جواب دیا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو ان کے دائیں جانب سعادت مندوں کی روحیں اور بائیں جانب بدبختوں کی روحیں دکھلائیں۔

پھر آپ ﷺ کو دوسرے آسمان پر لے جایا گیا اور دروازہ کھلوایا گیا۔ آپ ﷺ نے وہاں حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا۔ دونوں سے ملاقات کی اور سلام کیا۔ دونوں نے سلام کا جواب دیا، مبارک باد دی اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

پھر تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا، مبارک باد دی اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

پھر چوتھے آسمان پر لے جایا گیا۔ وہاں آپ ﷺ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ مرحبا کہا، اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

پھر پانچویں آسمان پر لے جایا گیا، وہاں آپ ﷺ نے حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا، مبارک باد دی اور اقرار نبوت کیا۔

پھر آپ ﷺ کو چھٹے آسمان پر لے جایا گیا۔ وہاں آپ ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ مرحبا کہا اور اقرار نبوت کیا۔ البتہ جب آپ ﷺ وہاں سے آگے بڑھے تو وہ رونے لگے۔ ان سے کہا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث کیا گیا۔ اس کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے بہت زیادہ تعداد میں جنت کے اندر داخل ہوں گے۔

اس کے بعد آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ وہاں آپ ﷺ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ

اسلام سے ہوئی آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا مبارک باد دی اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ (ایک بلند ترین مقام) تک لے جایا گیا۔ اس کے بیر (پھل) ہجر کے مٹکوں جیسے اور اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے تھے۔ پھر اس پر سونے کے پتنگے، روشنی اور مختلف رنگ چھا گئے اور وہ سدرہ اس طرح بدل گیا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اس کے حسن کی تعریف نہیں کرسکتا۔ پھر آپ کے لیے بیت معمور کو بلند کیا گیا۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے۔ جن کے دوبارہ پلٹنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔ اس کے بعد آپ کو جنت میں داخل کیا گیا۔ اس میں موتی کے گنبد تھے۔ اور اس کی مٹی مشک تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو مزید اوپر لے جایا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک ایسی برابر جگہ نمودار ہوئے جہاں قلموں کی چرچراہٹ سنی جا رہی تھی۔

پھر اللہ جبار جل جلالہ کے دربار میں پہنچایا گیا اور آپ ﷺ اللہ کے اتنے قریب ہوئے کہ دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت اللہ نے اپنے بندے پر وحی فرمائی اور پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ واپس ہوئے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس نمازوں کا، انہوں نے کہا آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کیجئے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپ چاہیں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ آپ ﷺ کو جبار تبارک وتعالیٰ کے حضور لے گئے اور وہ اپنی جگہ تھا۔ بعض طرق میں صحیح بخاری کا لفظ یہی ہے۔ اللہ نے دس نمازیں کم کردیں۔ اور آپ ﷺ نیچے لائے گئے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا تو انہیں خبر دی۔ انہوں نے کہا آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور تخفیف کا سوال کیجئے۔ اس حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ عزوجل کے درمیان آپ ﷺ کی آمد و رفت برابر جاری رہی۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے صرف پانچ نمازیں باقی رکھیں اس کے بعد بھی موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کو واپسی اور طلب تخفیف کا مشورہ دیا۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا اب مجھے اپنے رب سے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ میں اسی پر راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ پھر جب آپ مزید کچھ دور تشریف لے گئے تو ندا آئی کہ میں نے اپنا فریضہ نافذ کردیا۔ اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی۔ (۲)

اس کے بعد ابن قیم نے اس بارے میں اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں؟ پھر امام ابن تیمیہ کی ایک تحقیق ذکر کی ہے جس کا حاصل یہ ہے آنکھ سے دیکھنے کا سرے سے کوئی ثبوت نہیں اور نہ کوئی صحابی اس کا قائل ہے۔ اور ابن عباسؓ سے مطلقاً دیکھنے اور دل سے دیکھنے کے جو دو قول منقول ہیں۔ ان میں سے پہلا دوسرے کے منافی نہیں اس کے بعد امام ابن قیم لکھتے ہیں کہ سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ کا جو یہ ارشاد ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی (۵۳،۸)

''پھر وہ نزدیک آیا اور قریب تر ہو گیا''

تو یہ اس قربت کے علاوہ ہے جو معراج کے واقعے میں حاصل ہوئی تھی۔ کیوں کہ سورہ نجم میں جس قربت کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قربت وتدلی ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ اور ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے۔ اور سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے برخلاف حدیث معراج میں جس قربت وتدلی کا ذکر ہے اس کے بارے میں وضاحت ہے کہ یہ رب تبارک وتعالیٰ سے قربت وتدلی تھی۔ اور سورہ نجم میں اس کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا، اور یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اپنی شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ ایک مرتبہ زمین پر اور ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ پر۔ واللہ اعلم۔

بعض طرق میں آیا ہے کہ اس دفعہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ شق صدر (سینہ چاک کئے جانے) کا واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ کو اس سفر کے دروان کئی چیزیں دکھلائی گئیں۔

آپ ﷺ پر دودھ اور شراب پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے دودھ اختیار فرمایا۔ اس پر آپ ﷺ سے کہا گیا آپ ﷺ کو فطرت کی راہ بتائی گئی، یا آپ ﷺ نے فطرت پالی۔ اور یاد رکھئے کہ اگر آپ ﷺ نے شراب لی ہوتی تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

آپ ﷺ نے جنت میں چار نہریں دیکھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی، ظاہری نہریں نیل وفرات تھیں۔ اور باطنی دو نہریں جنت کی دو نہریں ہیں۔ (نیل وفرات دیکھنے کا مطلب غالباً یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رسالت کی شاداب وادیوں کو اپنا وطن بنائے گی۔ واللہ اعلم)

آپ ﷺ نے مالک، داروغہ جہنم کو بھی دیکھا۔ وہ ہنستا نہ تھا۔ اور نہ اس کے چہرے پر خوشی اور بشاشت تھی،

CamScanner

آپ ﷺ نے جنت و جہنم بھی دیکھی۔

حضور ﷺ نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جو یتیموں کا مال ظلماً کھا جاتے ہیں۔ان کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹوں کی طرح تھے اور وہ اپنے منہ میں پتھر کے ٹکڑوں جیسے انگارے ٹھونس رہے تھے۔ جو دوسری جانب ان کے پاخانے کے راستے نکل رہے تھے۔

آپ ﷺ نے سود خوروں کو بھی دیکھا۔ان کے پیٹ اتنے بڑے تھے کہ وہ اپنی جگہ سے ادھر اُدھر نہیں ہو سکتے تھے اور جب آلِ فرعون کو آگ پر پیش کرنے کے لیے لے جایا جاتا تو ان کے پاس سے گزرتے وقت انہیں روندتے ہوئے جاتے تھے۔

آپ ﷺ نے زناکاروں کو بھی دیکھا۔ان کے سامنے تازہ اور فربہ گوشت تھا اور اسی کے پہلو بہ پہلو سڑا ہوا چھیچھڑا۔ یہ لوگ تازہ اور فربہ گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا چھیچھڑا کھا رہے تھے۔

آپ ﷺ نے ان عورتوں کو دیکھا جو اپنے شوہروں پر دوسروں کی اولاد داخل کر دیتی ہیں۔(یعنی دوسرے سے زنا کے ذریعے حاملہ ہوتی ہیں۔لیکن لاعلمی کی وجہ سے بچہ ان کے شوہر کا سمجھا جاتا ہے) آپ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کے سینوں میں بڑے بڑے ٹیڑھے کانٹے چبھا کر انہیں آسمان و زمین کے درمیان لٹکا دیا گیا ہے۔

آپ نے آتے جاتے ہوئے اہل مکہ کا ایک قافلہ بھی دیکھا۔اور انہیں ان کا ایک اونٹ بھی بتایا جو بدک کر بھاگ گیا تھا۔آپ ﷺ نے ان کا پانی بھی پیا جو ایک ڈھکے ہوئے برتن میں رکھا تھا۔اس وقت قافلہ سو رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح برتن ڈھک کر چھوڑ دیا۔اور یہ بات معراج کی صبح آپ ﷺ کے دعویٰ کی صداقت کی ایک دلیل ثابت ہوئی۔(۳)

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی اور اپنی قوم کو ان بڑی بڑی نشانیوں کی خبر دی جو اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو دکھلائی تھیں تو قوم کی آپ کو جھٹلانے اور تکلیف دینے میں اور شدت آ گئی۔انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ بیت المقدس کی کیفیت بیان کریں۔اس پر اللہ نے آپ ﷺ کے لیے بیت المقدس کو ظاہر فرمادیا اور وہ آپ ﷺ کی نگاہوں کے سامنے آ گیا۔چنانچہ آپ ﷺ نے قوم کو اس کی نشانیاں بتلانا شروع کیں۔اور ان سے کسی بات کی تردید نہ بن پڑی۔آپ ﷺ نے جاتے اور آتے ہوئے اس قافلے سے ملنے کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتلایا کہ اس کی آمد کا وقت کیا ہے۔آپ ﷺ نے اس اونٹ کی بھی نشاندہی کی جو قافلے کے آگے آگے آرہا تھا۔

CamScanner

پھر جیسا کچھ آپ ﷺ نے بتایا تھا ویسا ہی ثابت ہوا۔ لیکن ان سب کے باوجود ان کی نفرت میں اضافہ ہی ہوا۔ اور ان ظالموں نے کفر کرتے ہوئے کچھ بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ (۴)

کہا جاتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسی موقع پر صدیق کا خطاب دیا گیا۔ کیوں کہ آپ نے اس واقعے کی اس وقت تصدیق کی جب کہ اور لوگوں نے تکذیب کی تھی۔ (۵)

معراج کا فائدہ بیان فرماتے ہوئے جو سب سے مختصر اور عظیم بات کہی گئی وہ یہ ہے:

لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا (۱۷:۱)

''تاکہ ہم (اللہ تعالیٰ) آپ کو اپنی کچھ نشانیاں دکھلائیں''۔

اور انبیاء کرام علیہ السلام کے بارے میں یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (۶:۷۵)

''اسی طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمان و زمین کا نظام سلطنت دکھلایا۔ اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو''۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى (۲۰:۲۳)

''تاکہ ہم تمہیں اپنی کچھ بڑی نشانیاں دکھلائیں''۔

پھر ان نشانیوں کے دکھلانے کا جو مقصد تھا۔ اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد:

(وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ) (تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو) کے ذریعے واضح فرما دیا۔ چنانچہ جب انبیاء کرامؑ کے علوم کو اس کے مشاہدات کی سند حاصل ہو جاتی تھی تو انہیں عین الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جاتا تھا جس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں کہ ''شنیدہ کے بود مانند دیدہ'' اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اللہ کی راہ میں ایسی ایسی مشکلات جھیل لیتے تھے جنہیں کوئی اور جھیل ہی نہیں سکتا۔ درحقیقت ان کی نگاہوں میں دنیا کی ساری قوتیں مل کر بھی مچھر کے پر کے برابر حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ اسی لیے وہ ان قوتوں کی طرف سے ہونے والی سختیوں اور ایذا رسانیوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

اس واقعہ معراج کی جزئیات کے پس پردہ مزید جو حکمتیں اور اسرار کارفرما تھے ان کی بحث کا اصل مقام اسرار شریعت کی کتابیں ہیں۔ البتہ چند موٹے موٹے حقائق ایسے ہیں جو اس مبارک سفر کے سرچشموں سے پھوٹ کر سیرت نبوی کے گلشن کی طرف رواں دواں ہیں اس لیے یہاں مختصراً انہیں قلم بند کیا جا رہا ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ اسراء میں اسراء کا واقعہ صرف ایک آیت میں ذکر کر کے کلام کا رخ یہود کی سیاہ کاریوں اور جرائم کے بیان کی جانب موڑ دیا ہے۔ پھر انہیں آگاہ کیا ہے کہ یہ قرآن اس راہ کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی اور صحیح راہ ہے۔ قرآن پڑھنے والے کو بسا اوقات شبہ ہوتا ہے کہ دونوں باتیں بے جوڑ ہیں۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس اسلوب کے ذریعے یہ اشارہ فرما رہا ہے کہ اب یہود کو نوع انسانی کی قیادت سے معزول کیا جانے والا ہے۔ کیوں کہ انہوں نے ایسے ایسے جرائم کا ارتکاب کیا ہے جن سے ملوث ہونے کے بعد انہیں اس منصب پر باقی نہیں رکھا جا سکتا۔ لہٰذا اب یہ منصب رسول اللہ ﷺ کو سونپا جائے گا۔ اور دعوت ابراہیمی کے دونوں مراکز ان کے ماتحت کر دیئے جائیں گے۔ بلفظ دیگر اب وقت آ گیا ہے کہ روحانی قیادت ایک امت سے دوسری امت کو منتقل کر دی جائے۔ یعنی ایک ایسی امت سے جس کی تاریخ غدر و خیانت اور ظلم و بدکاری سے بھری ہوئی ہے، یہ قیادت چھین کر ایک ایسی امت کے حوالے کر دی جائے جس سے نیکیوں اور بھلائیوں کے چشمے پھوٹیں گے اور جس کا پیغمبر سب سے زیادہ درست راہ بتانے والے قرآن کی وحی سے بہرہ ور ہے۔

لیکن یہ قیادت منتقل کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اس امت کا رسولؐ مکے کے پہاڑوں میں لوگوں کے درمیان ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہے؟ اس وقت یہ ایک سوال تھا جو ایک دوسری حقیقت سے پردہ اٹھا رہا تھا۔ اور وہ حقیقت یہ تھی کہ اسلامی دعوت کا ایک دور اپنے خاتمے اور اپنی تکمیل کے قریب آ لگا ہے۔ اور اب دوسرا دور شروع ہونے والا ہے جس کا دھارا پہلے سے مختلف ہو گا۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض آیات میں مشرکین کو کھلی وارننگ اور سخت دھمکی دی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا (۱۷:۱۶)

"اور جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے اصحاب ثروت کو حکم دیتے ہیں۔ مگر وہ کھلی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ پس اس بستی پر (تباہی کا) قول برحق ہو جاتا ہے۔ اور ہم اسے کچل

کر رکھ دیتے ہیں''

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (۱۷:۱۷)

''اور ہم نے نوح کے بعد کتنی ہی قوموں کو تباہ کر دیا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں کے جرائم کی خبر رکھنے اور دیکھنے کے لیے کافی ہے''۔

پھر ان آیات کے پہلو بہ پہلو کچھ ایسی آیات بھی ہیں جن میں مسلمانوں کو ایسے تمدنی قواعد وضوابط اور دفعات قانون بتلائے گئے ہیں جن پر آئندہ اسلامی معاشرے کی تعمیر ہونی تھی۔ گویا اب وہ کسی ایسی سرزمین پر اپنا ٹھکانا بنا چکے ہیں، جہاں ہر پہلو سے ان کے معاملات ان کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ اور انہوں نے ایک ایسی وحدت مسلمہ بنالی ہے جس پر سماج کی چکی گھوما کرتی ہیں۔ لہٰذا ان آیات میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب ایسی جائے پناہ اور امن گاہ پالیں گے جہاں آپ ﷺ کے دین کو استقرار نصیب ہوگا۔

یہ اسراء ومعراج کے بابرکت واقعے کی تہہ میں پوشیدہ حکمتوں اور رازہائے سربستہ میں سے ایک ایسا راز اور ایک ایسی حکمت ہے جس کا ہمارے موضوع سے براہ راست تعلق ہے اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اسے بیان کر دیں۔

حوالہ جات

۱۔ ان اقوال کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے۔ زاد المعاد ۲/ ۴۹ مختصر السیرۃ للشیخ عبد اللہ ص ۱۴۸۔۱۴۹، رحمۃ للعالمین ۱/ ۷۶۔

۲۔ زاد المعاد ۲/ ۴۷، ۴۸ صحیح روایات میں ثابت شدہ اضافات کے ساتھ۔

۳۔ سابقہ حوالے نیز ابن ہشام ۱/ ۳۹۷، ۴۰۲، ۴۰۶، اور کتب تفاسیر، تفسیر سورہ اسراء۔

۴۔ زاد المعاد ۱/ ۴۸ دیکھئے بخاری ۲/ ۶۸۴ صحیح مسلم ۱/ ۹۶، ابن ہشام ۱/ ۴۰۲، ۴۰۳۔

۵۔ ابن ہشام ۱/ ۳۹۹۔

ماخوذ: از، الرحیق المختوم

روزہ کی اہمیت وافادیت

ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (سورۃ البقرہ: آیت نمبر ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے، جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ''۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ روزہ اتنی اہم اور عظیم الشان عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء اور مرسلین پر اور ان کی امتوں پر فرض کیا۔ دوسرے یہ کہ اپنے نزدیک اس کی مقبولیت اور پسندیدگی کی بناء پر اپنی آخری اور بہترین امت یعنی مسلمانوں پر بھی اس عبادت کو فرض کیا۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جیسے نماز سے، زکوٰۃ سے اور حج سے اللہ کا منشاء یہ ہے کہ بندوں میں پاکیزگی نفس، حسن اخلاق اور لوگوں سے ہمدردی اور محبت پیدا ہو۔ اسی طرح روزہ کا مقصد بھی یہ ہے کہ آدمی رذائل سے پاک صاف ہو، اس میں طہارت نفس پیدا ہو، غریبوں، مسکینوں اور بیکسوں سے ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ بیدار ہو، اور انسان دوسروں کے دکھ درد کا مداوا کرنا سیکھے۔

صوم

صوم کے معنی کام سے رک جانے کے ہیں، خواہ اُس کا تعلق کھانے پینے سے ہو، گفتگو کرنے سے، یا چلنے پھرنے سے۔ اس بناء پر اگر گھوڑا چلنے پھرنے اور کھانے پینے سے رک جائے تو اسے ''صائم'' کہتے ہیں۔ تھمی ہوئی ہوا اور دوپہر کے وقت کو بھی ''صوم'' کہتے ہیں۔ اس تصور کی بنیاد پر کہ اس وقت سورج وسط آسمان پر ٹھہر جاتا ہے۔

اس تشریح سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے رک جانے کا نام ''صوم'' ہے۔ روزہ کی حالت میں بھی آدمی دن کے وقت کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے رک جاتا ہے، اس لیے اسے ''صوم'' سے تعبیر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر یہ بات لازم کی گئی ہے کہ صوم (روزہ) کی مقبولیت اور معنویت حاصل کرنے کے لیے وہ گناہوں کے ارتکاب سے باز رہیں، زبان جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے سے رک جائے، کان فضول باتیں سننے سے باز رہیں، ہاتھ کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں، قدم غلط راستے کی طرف نہ اٹھیں اور آنکھیں کسی ایسی چیز کو نہ دیکھیں جسے دیکھنے سے شریعت نے منع کیا ہے۔

رمضان کے روزے سنہ ۲ ہجری میں فرض ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سے لے کر آخر وقت تک خود بھی ہر سال (رمضان میں) روزے رکھے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو بھی حکم دیا۔

روزہ کی سب سے نمایاں خصوصیات سحری کھانا، افطاری کرنا، اور نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھنا ہے اور پھر اختتام رمضان پر شوال کا چاند دیکھ کر نماز عید الفطر سے پہلے صدقہ ادا کرنا ہے۔

روزہ کے فضائل

روزہ کی فرضیت اس کا بنیادی مقصد اور بعض ضروری احکام خود قرآن کریم نے بیان کئے۔ احکام و مسائل کی تفصیلات اور اس کے فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ آتش دوزخ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے''۔

فرمایا: '' روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت روزہ افطار کرنے کی اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت''۔

فرمایا: '' روزہ دار کو ایک خاص دروازہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا، جسے باب الریان یعنی سیرابی کا دروازہ کہتے ہیں''۔

فرمایا: '' ماہ رمضان کی پہلی دہائی (دس دن) سراپا رحمت ہے، اس کی دوسری دہائی مغفرت ہے اور اس کی آخری دہائی دوزخ سے نجات اور چھٹکارے کے دن ہیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی بے شمار فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ فضیلتیں روزہ کی ظاہری صورت پوری کرنے والے کے حصہ میں نہیں آتیں۔ اس کے لیے اسلام نے دو شرطیں لگائی ہیں، اگر ان کی پابندی کی جائے گی تو روزے کی معنویت اور اس کے روحانی فائدے حاصل ہوں گے اور روزہ دار ان فضیلتوں اور نعمتوں کا مستحق بنے گا، جس کی بشارت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ وہ دو شرطیں یہ ہیں:

پہلی شرط یہ ہے کہ

''من صام رمضان ایمانا واحتسابا''

یعنی ''رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اللہ کی رضا مندی، خوشنودی، اجر وثواب کے حصول کے لیے اور اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کے لیے رکھے جائیں''۔

☆ دوسری شرط یہ ہے کہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا روزہ نہ ہو بلکہ تمام اعضاء کو ہر برائی سے روکے۔ آنکھ، کان، زبان کا بھی روزہ ہو۔

اس لیے روزہ دار روزہ کی حالت میں قدم قدم پر محاسبہ بھی کرتا رہے۔ یعنی اس بات پر نظر رکھے کہ اللہ نے اور اللہ کے رسول ﷺ نے روزے کی حالت میں جن باتوں سے منع کیا ہے، میں کہیں ان کا ارتکاب تو نہیں کر رہا ہوں، اور جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ان کے بجالانے میں کوئی کوتاہی تو سرزد نہیں ہو رہی ہے۔

جو شخص ان دو شرطوں کو پورا کرے گا، اس کے لیے پھر اللہ کی طرف سے یہ نوید ہے، جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الیٰ سبع مائة ضعف الا الصوم قال الله تعالیٰ فانه لی وانا اجری به

(آدمی کے ہر (نیک) عمل کا ثواب اللہ کی طرف سے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے، لیکن روزہ کی بات اور ہے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ خاص میرے لیے ہے، اور میں ہی اس کا اجر (جتنا چاہوں گا) دوں گا۔

اور جس روزہ دار نے ان دو شرطوں کی بجا آوری نہ کی، اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

(من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه)

''جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور غلط کاموں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

CamScanner

روزہ کے اجتماعی فوائد

اسلام کی تمام عبادتیں نماز، زکوۃ اور حج فرض کی گئی ہیں اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انفرادی عبادتیں ہیں، ان کے فوائد بھی ان افراد تک محدود رہتے ہوں گے۔ جوان کو بجالاتے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے۔ اسلام کی ہر عبادت انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ ہر عبادت کے فائدے ایک فرد اور ایک ذات کو بھی پہنچتے ہیں، اور جماعت کو بھی۔ یہی صورت روزہ کی بھی ہے۔ اس سے فرد کی بھی اصلاح ہوتی ہے، اس میں بھی پاکیزگی اور حسن اخلاق پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ چند اجتماعی فوائد بھی ہیں مثلاً

انسان جب خود مہینہ بھر (دن میں) بھوکا پیاسا رہے گا تو اسے ان لوگوں کی بھوک پیاس کا احساس ہوگا جو اپنی غربت اور تنگدستی کے سبب بسا اوقات بھوکے پیاسے رہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس احساس اور تجربہ سے ناداروں کی مدد اور ان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا۔

☆ بسیار خوری اور وقت بے وقت کھانے سے افراد اور پھر معاشرے میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ان سے حفاظت رہے گی۔

☆ ایک ہی وقت میں (ایک علاقے میں) جب بہت سے لوگ ایک ہی عبادت میں مصروف ہوں گے۔ ایک ہی وقت میں سحری کھائیں گے، ایک ہی وقت میں افطار کریں گے، اور ایک ہی وقت میں نماز تراویح ادا کریں گے، اس سے جہاں ذوق عبادت بڑھے گا، اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اضافہ ہوگا، وہیں باہمی یگانگت اور محبت واخوت میں بھی اضافہ ہوگا۔

☆ اختتام رمضان پر صدقہ فطر کی ادائیگی سے بے شمار غریبوں، اور حاجت مندوں کی مالی مدد ہوگی۔

رمضان اور نزولِ قرآن

فرضیت صیام کے علاوہ ماہ رمضان کو ایک اور درجہ سے بھی فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ کہ اس میں نزول قرآن کی رات بھی ہے، جسے قرآن ''لیلۃ القدر'' سے تعبیر کرتا ہے، اس رات کو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ برکت والی رات کہا گیا ہے۔

قرآن کریم نے ان الفاظ میں اس رات کا ذکر کیا ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ

شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (سورۃ القدر: آیت ۱،۵)

''ہم نے قرآن کو نازل کیا لیلۃ القدر میں، اور تجھے کیا معلوم لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جس میں فرشتے اور روح، اللہ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔اس رات میں طلوع صبح تک سلامتی ہے''۔

مریض کا روزہ

اللہ تعالیٰ نے مریض کو یہ سہولت عطا کی ہے کہ وہ رمضان میں روزہ نہ رکھے، افطار کرلے اور اس افطار کی قضاء رمضان کے بعد جب سہولت ہو اس وقت کرلے۔ مریض کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

حنفی فقہاء کہتے ہیں کہ مریض سے وہ شخص مراد ہے جو فی الحال کسی مرض میں مبتلا ہے اور اندیشہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو مرض میں اضافہ ہوگا یا جلد صحت یابی مشکل ہوجائے گی۔ یا مریض سے وہ شخص مراد ہے جو بظاہر تندرست ہے لیکن کسی وجہ سے اتنا کمزور ہے کہ غالب گمان یہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو بیمار ہوجائے گا۔

جو روزے قضا ہوئے ہوں انہیں رمضان کے بعد مسلسل رکھنا ضروری نہیں مثلاً اگر دس روزے قضا ہوئے ہیں تو وہ دو تین مرحلوں میں تقسیم کر کے رکھے جاسکتے ہیں۔

مسافر کا روزہ

اگر کسی کو رمضان میں سفر پیش آجائے تو وہ روزہ افطار کرسکتا ہے۔ سفر کی مسافت وہی معتبر ہے جو نماز کے بارے میں ہے یعنی حنفی فقہاء کے نزدیک اڑتالیس میل۔ سفر خواہ تکلیف دہ ہو یا آرام دہ، دونوں برابر ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگر سفر آرام دہ ہو تو روزہ افطار کرنا جائز نہیں۔ البتہ قرآن حکیم میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر کسی شخص میں دوران سفر روزہ رکھنے کی ہمت ہے تو وہ رکھ لے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

حاملہ عورت کا روزہ

حاملہ عورت کو یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کے سبب اس کی اپنی صحت

ہوگی یا بچے پر اس کا برا اثر پڑے گا تو اس کے لیے افطار جائز ہے۔ ایسے روزوں کی بعد میں قضا لازم ہوگی۔

جنگی مہم میں فوجیوں کے لیے روزہ

جنگ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ فوجی اپنے شہروں اور چھاؤنیوں سے دور جا کر جنگ کر رہے ہیں اور محاذ جنگ شہروں سے اتنے فاصلے پر ہوں کہ وہ شرعی نقطہ نظر سے مسافر کہلائیں۔ ان حالات میں تمام فقہاء کے نزدیک روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جنگ اپنے شہر اور چھاؤنی کے گردونواح میں ہو رہی ہو، اور مجاہدین پر مسافر ہونے کا اطلاق نہ کیا جا سکتا ہو۔ بلکہ وہ مقیم کے حکم میں ہوں تو بعض فقہاء اس صورت میں افطار کی اجازت نہیں دیتے مگر ابن تیمیہ نے اس پر مفصل بحث کی اور دلائل سے یہ بات ثابت کی ہے کہ فوجی اگر کسی جنگی مہم میں مصروف ہوں تو مقیم ہونے کے باوجود ان کے لیے روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔

مجنون کا روزہ

اگر ایک شخص مستقل طور پر مجنون ہے تو اس پر روزہ فرض نہیں ہے۔ اگر ایک شخص مستقل طور پر مجنون نہیں ہے مگر رمضان کے پورے مہینے اس پر جنون کی کیفیت طاری رہی، کسی دن بھی افاقہ نہیں ہوا۔ بعد میں اگر وہ صحت یاب ہو جائے تو حنفی فقہاء کے نزدیک اس پر اس رمضان کے روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

بچہ دوران رمضان بالغ ہو جائے یا کافر اسلام لے آئے

اگر بچہ رمضان کے دوران بالغ ہو جائے یا کافر اسلام لے آئے تو رمضان کے جو دن باقی رہ گئے ہیں، ان کے روزے رکھے۔ بچے کے بالغ ہونے سے اور کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے رمضان کے جو دن گزر چکے ہیں ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

شیخ فانی کا روزہ

ایسا عمر رسیدہ اور ضعیف شخص جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ افطار کرے (روزہ نہ رکھے) اور ہر روزے کے بدلے آدھا صاع گندم کسی ضرورت مند کو دے دے۔ اس پر ان فوت شدہ روزہ کی قضا نہیں ہے۔

(اس صاع کے وزن کا اندازہ تین کلو دو سو گرام لگایا گیا ہے۔ آدھے کا مطلب یہ ہوا کہ ایک کلو، چھ سو گرام)

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ کی علمی شان

(3)

قدسیہ خاکوانی☆

اُم سلمہؓ کی سیاسی بصیرت

حضرت اُم سلمہؓ غیر معمولی ذہانت کی مالک تھیں، ظاہری حسن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذہن رسا اور بے مثال فہم وذکا سے نوازا تھا، نہایت دانا اور معاملہ فہم تھیں، امام الحرمین فرمایا کرتے تھے کہ صنف نازک کی پوری تاریخ اصابت رائے میں حضرت ام سلمہؓ کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔(۴۰)

صلح حدیبیہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ان کا صائب مشورہ دینا بہت مشہور واقعہ ہے صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ صلح کے بعد رسول اللہ نے حکم دیا کہ لوگ حدیبیہ میں قربانی کریں اور چونکہ شرائط صلح بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اس لیے عام طور پر لوگوں میں نہایت بددلی اور حسرت ویاس پھیلی ہوئی تھی۔ معاہدے کے خاتمے پر آپ نے صحابہؓ کو احرام کھولنے اور قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ مگر آپ کے تین بار حکم دینے پر بھی کوئی شخص تعمیل ارشاد کے لیے حرکت میں نہ آیا اور نہ آمادہ ہوا، آپ خاموشی کی حالت میں خیمے میں آئے اور حضرت اُم سلمہؓ سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا'' آپ کسی سے کچھ نہ فرمایئے باہر نکل کر خود قربانی کیجئے اور احرام اتارنے کے لیے بال منڈوایئے آپ نے ایسا ہی کیا، جب لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا اعلان اٹل ہے اور خود اس پر عمل پیرا ہیں تو سب نے قربانیاں کیں اور احرام اتارنے میں مصروف ہو گئے۔(۴۱) حضرت اُم سلمہؓ کی اس رائے کی تحسین سب نے کی ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت اُم سلمہؓ بیمار تھیں مگر آپ کو گوارہ نہ ہوا کہ وہ دینی فرض سے پہلو تہی کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئیں طواف کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُم سلمہؓ جب نماز فجر ہونے لگے تو تم اونٹ پر سوار ہو کر سب کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔(۴۲)

☆ ریسرچ اسسٹنٹ شعبہ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

عبدالرحمن بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک سفر میں حضرت صفیہ بنت حیی اور ام سلمہ کے ساتھ تھے۔ تو حضور اکرم ﷺ غلطی سے حضرت صفیہ کے ہودج کے قریب گئے اور باتیں کرنے لگے یہ خیال ہوتے ہوئے کہ ام سلمہ کا ہودج ہے، اور اس دن ام سلمہ کی باری تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہؓ کو خطاب کر چکے تھے اس لیے باتیں کرنے لگے، اس وقت حضرت ام سلمہ کو غصہ آ گیا اور جب حضور اکرم ﷺ صفیہ سے رخصت ہو کر حضرت ام سلمہؓ کے پاس تشریف لائے تو ام سلمہؓ کہنے لگیں کہ آپ میری باری کے دن میں یہودی کی بیٹی سے باتیں کر رہے تھے اور آپ رسول اللہؐ ہیں؟ پھر بعد میں اپنی اس بات پر ان کو بہت ندامت ہوئی اور حضور اکرمؐ سے معافی کی طلب گار ہوئیں۔

حضرت ام سلمہؓ نے ولید بن ولید بن المغیرۃ کی وفات پر یہ مرثیہ کہا۔

یاعین فابکی للولید بن الولید بن المغیرة:

اے آنکھ ولید بن ولید بن المغیرۃ پر آنسو بہا۔

قد کان غیثا فی السنین ورحمة فینا وسیرة

سالہا سال تک ہم میں ابر رحمت کی طرح رہا اور اچھے اخلاق کے بلند مقام کا مالک تھا۔

ولید بن الولید ابو الولید جیسا شخص فیصلے کے لیے بہترین راہ نما تھا۔

سنہ ۵ ہجری میں جب کہ بنو قریظہ کے محاصرہ میں یہود سے گفتگو کرنے کے لیے بارگاہ نبوت سے حضرت لبابہ بھیجے گئے تو حضرت لبابہ نے مشورہ کے دوران ہاتھ کے اشارہ سے یہودیوں کو بتلایا کہ تم قتل کیے جاؤ گے مگر اس کو راز کا اظہار سمجھ کر اتنے نادم ہوئے کہ مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا اور بہت دنوں تک اپنے آپ کو اس حال میں رکھا۔

ایک دن صبح کو جناب رسالت مآب حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں مسکراتے ہوئے اٹھے تو آپ بولیں اللہ تعالی آپ کو ہمیشہ ہنسائے اس وقت مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا۔ ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی، حضرت ام سلمہؓ نے اجازت چاہی کہ ان کو یہ خبر سنا دیں فرمایا۔ ہاں اگر چاہو۔ ان کا مکان مسجد نبوی سے اتنا قریب تھا کہ گھر سے آواز وہاں پر مسجد سے سنی جا سکتی تھی، اجازت پا کر اپنے حجرہ کے دروازے پر کھڑی ہوگئیں اور پکار کر کہا "ابولبابہ مبارک ہو تمہاری توبہ قبول ہوگئی" پھر کیا تھا یہ آواز کانوں میں پہنچتے ہی یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی، اور لوگ آنا شروع ہو گئے۔

واقعہ ایلا میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اپنی اپنی صاحبزادیوں کو سمجھایا، اور حضرت عمرؓ حضرت ام سلمہؓ

کے پاس بھی آئے اور گفتگو کی تو حضرت ام سلمہؓ نے ذرا سخت لہجہ میں کہا:

عجبا لك يا ابن الخطاب دخلت في كل شيء حتى تبغي ان تدخل بين رسول الله و ازواجه

ابن الخطاب! تعجب ہے کہ تم ہر بات میں دخل دیتے ہو، یہاں تک کہ اب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج کے درمیان بھی دخل دینے لگے۔

امام حسین کی شہادت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ سے بہت پہلے پیشن گوئی فرما چکے تھے، چنانچہ جس وقت حضرت حسین کربلا میں شامی فوج کے نرغے میں دلیرانہ استقامت و پامردی سے اپنی زندگی کے آخری لمحے پورے کررہے تھے عین اسی وقت حضرت ام سلمہؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور نہایت پریشان ہیں، سر اور ریش مبارک غبار آلود ہے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا حال ہے؟ فرمایا حسینؓ کے مقتل سے واپس آرہا ہوں، آنکھ کھلی تو آنسو جاری ہوگئے، اسی عالم میں زبان سے نکلا اہل عراق نے حسین کو قتل کردیا خدا ان کو قتل کرے حسینؓ کو شہید کیا خدا ان پر لعنت کرے۔ (۴۳)

حضرت اُم سلمہؓ کی زندگی سرتا پا زہد کا مکمل نمونہ تھی، مال و ثروت کی طرف بہت کم توجہ کرتی تھیں، ایک دفعہ ایک ہار پہن لیا، جس میں کچھ سونا بھی شامل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا تو اتار ڈالا، ہر مہینہ میں پیر، جمعرات اور جمعہ تین دن روزہ رکھتی تھیں، پہلے شوہر کی اولاد ساتھ تھی جن کی پرورش نہایت احتیاط اور محبت سے کرتی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار آپ نے پوچھا کہ "مجھے کچھ اس کا ثواب ملے گا" فرمایا "ہاں" اوامر و نواہی کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ نماز کے اوقات میں بعض لوگوں نے مستحب وقت کو ترک کردیا تو حضرت اُم سلمہ نے ان کو تنبیہ کی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر جلد پڑھا کرتے تھے اور تم عصر جلد پڑھتے ہو۔

خود بڑی سخی تھیں اور دوسروں کو بھی سخاوت کی ترغیب دیتی تھیں ایک بار چند فقیر ان کے گھر آئے اور بڑی لجاجت سے سوال کرنے لگے ام الحسن (بصری) ان کے پاس بیٹھی تھیں، انہوں نے ڈانٹا، مگر ام سلمہؓ نے ان کو روکا اور کہا کہ ہم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا، پھر لونڈی کو حکم دیا کہ ان کو کچھ دے کر رخصت کرو، کچھ نہ ہو تو ایک چھوہارا ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔

ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا "اماں جی" میں اپنے مال کی کثرت سے ڈرتا ہوں

ایسا نہ ہو کہ یہ مجھے ہلاک کرے کہ قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں ام المومنینؓ نے فرمایا میرے بیٹے خرچ کرو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: میرے بہت سے ایسے اصحاب ہیں جو مجھ سے جدا ہونے کے بعد مجھے نہ دیکھیں گے۔ حضرت عبدالرحمنؓ نکلے تو حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی حضرت عمرؓ آئے اور ام المومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا واللہ! میں انہیں میں سے ہوں ام المومنین نے فرمایا: میں تمہارے بعد کسی کو ہرگز آزمانا نہیں چاہتی۔ آپ میں قناعت اس قدر تھی کہ حضرت عائشہؓ جیسی کامل الاوصاف بیوی نے جو باتیں وفات سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کہی تھیں بے تابانہ حضرت فاطمہؓ سے اسی وقت دریافت کیں اور جواب نہ پاکر شرمندگی اٹھانا پڑی مگر حضرت ام سلمہؓ نے توقف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دریافت کیا۔

انما یرید اللہ لیذھب منکم الرجس اھل البیت

یہ آیت مبارکہ انہیں کے گھر نازل ہوئی، جس وقت یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم کو بلا بھیجا اور فرمایا: ''ھٰؤلآء اھل بیتی '' یہ میرے اہل بیت ہیں، حضرت ام سلمہؓ نے اپنے حجرے سے پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کی اہل بیت میں سے ہوں؟ فرمایا ہاں ان شاء اللہ۔ (۴۴)

ازواج مطہرات میں فضل وکمال کے اعتبار سے حضرت عائشہؓ کے بعد انہیں کا درجہ تھا مصنف اصابہ نے ان کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

کانت ام سلمہ موصوفة بالجمال البارع والعقل البالغ والرأی الصائب

ام سلمہؓ حسن و جمال میں فائق، عقل و دانش مندی میں کامل اور رائے میں نہایت کامل تھیں۔

حضرت اُم سلمہؓ نے ابوسلمہ، حضرت فاطمہ زہراؓ اور خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں، آپ کو حدیث سننے کا بہت شوق تھا، ایک دفعہ بال گندھوانے میں مصروف تھیں کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے منبر پر رونق افروز ہوئے۔ زبان سے فرمایا: ایھا الناس'' کا لفظ نکلا تھا کہ مشاطہ سے بولیں ''بال باندھ دو'' اس نے کہا جلدی کیا ہے۔ ابھی زبان سے ''یاایھا الناس '' ہی نکلا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ خوب، ہم آدمیوں میں داخل نہیں ہیں، اس کے بعد خود بال باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور کھڑے ہو کر پورا

شغف تھا۔

اس واقعہ سے ان کی اعلیٰ ذوقی اور اعلیٰ حوصلگی کا اندازہ ہوتا ہے دینی مسائل سے اُم المومنین حضرت ام سلمہؓ کو بے حد شغف تھا ان کے تفقہ پر ذیل کی روایات سے کافی روشنی پڑتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ رمضان کے دنوں میں جنابت کی حالت کو ناقص صوم خیال کرتے تھے، ایک شخص نے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے اس خیال کی تصدیق چاہی، دونوں نے تردید کی اور کہا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بحالت جنابت روزے سے پائے گئے، حضرت ابو ہریرہؓ کو معلوم ہوا تو سخت نادم ہوئے اور کہا میں کیا کروں، فضل بن عباس نے مجھ سے یہی کہا تھا، لیکن ظاہر ہے اُم سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ کو زیادہ علم ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن زبیر عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے مروان نے پوچھا آپ یہ نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھا کرتے تھے چوں کہ حضرت عبداللہ نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ کے واسطے سے سنی تھی اس لیے مروان نے ان کے پاس تصدیق کے لیے آدمی بھیجا، انہوں نے کہا کہ مجھ کو اُم سلمہؓ سے یہ روایت پہنچی ہے، حضرت اُم سلمہؓ کے پاس آدمی گیا اور یہ قول نقل کیا تو بولیں۔

''یغفر اللّٰہ لعائشة لقد وضعت امری علی غیر موضعه اولم اخبرها ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قد نهی عنها''

اللہ عائشہؓ کی مغفرت کرے، انہوں نے میری بات بے جا طریقہ پر سمجھی، کیا میں نے انہیں یہ خبر نہیں دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے؟

ایک مرتبہ ایک شخص نے عمرہ کے متعلق سوال کیا کہ آیا حج سے پہلے عمرہ کرے یا حج کے بعد آپ نے فرمایا چاہے عمرہ حج سے پہلے کرے یا حج کے بعد یعنی دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ اس سائل کو تسکین نہیں ہوئی، وہ ان کے پاس سے دوسری ازواج کے پاس گیا، سب نے ایک ہی جواب دیا، واپس آکر اُم سلمہؓ کو یہ خبر سنائی تو بولیں نعم و اشفیک: ٹھہرو میں تمہاری تشفی کر دیتی ہوں میں نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے۔

اهلّوا یا آل محمد بعمرة فی حج

کسی حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے آل محمد تم عمرہ کا احرام باندھو۔ محمد بن لبید نے فرمایا:

کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحفظن من حدیث النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کثیرا اولا مثلاً لعائشۃ و ام سلمۃ

یعنی یوں تو ازواج مطہرات میں سب کو کثرت سے احادیث حفظ تھیں مگر حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے برابر کوئی نہ تھیں۔

حضرت اُم سلمہؓ کی متکلمانہ نکتہ چینی

ایک بار صحابہ میں استوی علی العرش کے مفہوم پر بحث چھڑی، کہ اللہ تعالی کس طرح عرش، پر براجمان ہوا، تخت پر آدمی یا بادشاہ تو بیٹھ سکتا ہے، مگر اللہ تعالی جو غیر محدود ہے وہ کیوں کر تخت پر جاگزین ہوسکتا ہے جب بحث نے طوالت اختیار کی تو اُم سلمہؓ نے صحابہ کی باتوں کو سن کر فرمایا۔

الا ستواء معلوم، والکیف مجھول، والسؤال عنه بدعة والبحث عنه کفر (۴۵)

کہ استوا تو معلوم ہے اس میں کوئی راز نہیں، البتہ اللہ غیر محدود کا جاگزیں ہونا علم میں نہیں آتا، اور اللہ تعالی کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا بدعت ہے، اور اس بحث میں غلو سے کام لینا کفر کا خدشہ ہے۔ آپ کے یہ الفاظ امام مالک کی روایت میں محفوظ ہیں۔

فقہی بصیرت

حضرت اُم المومنین اُم سلمہؓ کی ذہانت احکام ومسائل کی باریکیوں کے سمجھنے اور معاملات کی تہہ تک پہنچنے سے ظاہر ہے اسی وصف کو فقہی بصیرت یا فقاہت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کے وہ سوال جو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وقتاً فوقتاً کیے اس نکتے کی مزید وضاحت کرتے ہیں آج بھی بہت سے مسائل کا حل ان کے سوالات اور جوابات سے ظاہر ہوتا ہے ذیل کی روایت اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہر سال درد و تکلیف جو لاحق ہوتی ہے یہ اس زہر آلود بکری کی وجہ سے ہے جو آپ نے کھائی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس بکری سے صرف وہی اذیت پہنچی جو میرے لیے لکھ دی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی سے غلطاں تھے۔

آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر کلی کیے بغیر نماز کی ادائیگی

عام طور پر یہ خیال لوگوں میں غالب ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد نماز پڑھنے سے پہلے کلی کرے

ضروری ہے لیکن ذیل کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھنا ہوا وست تناول فرما رہے تھے پھر آپ کلی کیے بغیر نماز پڑھانے لگے۔

وعن ام سلمه انها قالت قربت الى النبى صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلوة ولم يتوضا (رواہ احمد)

امام احمد نے اس کی روایت کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے بکری کا بھنا ہوا ایک پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا آپ اس گوشت سے تناول فرمانے لگے۔ پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو (کلی) نہیں کیا۔

کیا غسل کرنے میں جوڑا کھولنا ضروری ہے؟

اسی طرح ایک مسئلہ عورتوں کے لیے بالوں کے پاک کرنے کے متعلق حضرت ام المومنین ام سلمہ کا یہ سوال واضح کرتا ہے۔

عن ام سلمه قالت قلت یارسول الله انى امراة اشد ضفر راسى افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثى على راسك ثلث حثيات ثم تفضين عليك الماء فتطهرين۔ (رواہ مسلم)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کا جوڑا بہت گھنا اور سخت ہوتا ہے تو جنابت کے غسل میں کیا اس کو کھول دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر تین مرتبہ چلو سے پانی ڈالو اور پھر اپنے اوپر پانی بہاؤ پاک ہو جاؤ گی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

روزے کی حالت میں ازدواجی تعلقات

حضرت عائشہؓ اور اُم سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح جنابت کی حالت میں اٹھتے تھے اور روزے سے ہوتے تھے اور عبدربہ کی حدیث میں ہے کہ رمضان میں حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ صبح صادق سے پہلے تک میاں بیوی ہم بستر ہو سکتے ہیں اور صبح کو سورج کے اچھی طرح روشن ہونے پر غسل کر سکتے ہیں اور روزے میں کوئی خلل ناپاکی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ یہ یقینی طور سے واضح ہے کہ صبح

صادق سے غروب آفتاب تک میاں بیوی ہم بستر نہیں ہو سکتے ورنہ کفارہ لازم آئے گا۔ (۴۶)

کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے گزرنا

ابراہیم بن عبدالرحمٰنؒ بن عوف کی ام ولد سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اپنا دامن گھسیٹ کر گزرتی تھی ناپاک وگندے سے گزرتی اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تو میں اُم سلمہ کے پاس آئی اور ان سے اس معاملے کے بارے میں سوال کیا تو اُم سلمہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے سنا ''کہ اس کے بعد چلنا دامن کو پاک کر دیتا ہے''۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی ناپاک جگہ سے گزرتے وقت اگر کپڑے کا کنارا کچھ ناپاک ہو گیا یا شبہ ہو کہ ناپاک ہو سکتا ہے تو جب وہ کنارہ پاک جگہ سے گھسٹتا ہوا گزرتا ہے تو خشک مٹی یا غبار وخاک سے ناپاکی دور ہو جاتی ہے، البتہ اگر نجاست زیادہ ہو تو دھونا ضروری ہے، صرف خشک مٹی سے گزرنے سے پاکی حاصل نہیں ہو سکتی (۴۷)

غیر لڑکیوں کے صفات بیان کرنا

ذیل کی حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ کسی بدکردار کا جوان لڑکیوں کی صفات بیان کرنا اور ان کے جسمانی صفات کا ذکر منع ہے ایسے ذکر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ یہ بداخلاقی اور برائی کا پیش خیمہ ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میرے پاس مخنث اور میرے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ تھے، اور مخنث عبداللہ سے یہ کہہ رہا تھا اے عبداللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کل طائف پر فتح دے تو تم ضرور غیلان کی بیٹی کو دیکھنا کہ وہ چلتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل اور پشت پر آٹھ بل پڑتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنا اور حضرت اُم سلمہؓ سے فرمایا: یہ ہرگز تمہارے ہاں نہ آنے پائے۔ (۴۸)

مقدمات کے فیصلے

ام المومنین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے متعلق خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کا ذکر کیا ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ لوگ چرب زبانی اور طرح طرح کے الفاظ سے غلط فیصلے اپنے حق میں کرا لیتے ہیں یہ

CamScanner

غلط فیصلے جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکتے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی اگر وہ حق پر مبنی نہیں ہے تو وہ ناحق ہی سمجھا جائے گا۔

اُم المومنین اُم سلمہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا جھگڑا میرے پاس لاتے ہو تم میں سے بعض چرب زبانی کی وجہ سے اپنے حق میں فیصلہ کروا لیتے ہیں اور میں تو صرف انسان ہی ہوں سننے پر فیصلہ کر دیتا ہوں اور جس نے اپنے بھائی کے حق میں سے کچھ لے لیا تو بے شک یہ آگ ہے اس کو لینا نہ چاہیے (اور یہ آگ اس کے لیے پھول نہیں بن سکتی اور نہ باعث رحمت)۔

حوالہ جات

40۔ صحیح بخاری۔ جلد۱: ص۳۸۰

41۔ طبقات ابن سعد: جلد۸: ص۱۹۵

42۔ مسند احمد بن حنبل: جلد۶

43۔ اسد الغابہ: جلد۵: ص۵۸۹

44۔ ابن ماجہ

45۔ مسند احمد ابن حنبل: ص۲۹۰

46۔ ایضاً ص۲۹۰

47۔ ایضاً ص۲۹۰

48۔ ایضاً ص۲۹۱

(جاری)

''تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور اچھے مؤمن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں، جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ وہ یہ کہ اپنے درمیان سلام کو عام کرو''۔

(حدیث، مسلم)

CamScanner

اللہ کے کامل بندوں کی پہچان

قرآن مجید کے آئینہ میں

(4)

علامہ قاری محمد طیب قاسمی

اصل مذہب توحید ہے

توحید تو یہ ہے کہ: ایک ہی کے آگے جھکو، ایک ہی کو حاجت روا سمجھو، ایک ہی کو مشکل کشا سمجھو، ایک ہی کو قاضی الحاجات سمجھو، ایک ہی کو مصیبتیں دور کرنے والا سمجھو، نیاز مانگو تو اسی سے، رزق مانگو تو اسی سے، صحت مانگو تو اسی سے کہ وہ ایک ہی ہے سب کچھ کرنے والا۔ اس کے سوا کوئی نہیں، ہر ذرہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے اس لیے فرمایا کہ جس بشر کو ہم علم دیں کیا اس کا یہ کام ہوگا کہ وہ لوگوں کو یوں کہے کہ اللہ کو چھوڑ دو اور میرے بندے بنو، اللہ کو مت پکارو مجھے پکارا کرو یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء اس سے بری ہیں۔ یہ سب جاہلانہ حرکتیں ہیں جب علم نہیں ہے کہ ہمارا آقا کون ہے تو جسے چاہو آقا بنا لو، اور جب علم ہے کہ آقا ایک ہے تو پھر آدمی کسی کا بندہ نہیں بنے گا۔ تو یہ سب لاعلمی اور جہالت کے کرشمے ہیں کہ اس کے آگے جھک، اس کے آگے جھک، اس سلسلہ میں ایک شعر ہے غالباً جگر مراد آبادی کا ہے اور بہت ہی اچھا شعر ہے لفظی صنعت بھی اچھی ہے الفاظ بھی عمدہ ہیں اور مضمون تو اچھا ہے ہی۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
اور ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

کیا اچھی بات کہی سر وہی ہوگا جو ایک کے آگے جھکے گا اور ہر در پہ جو جھکے وہ سر نہیں وہ تو گیند ہے، ٹھوکر ماری یہاں جھک گیا، ٹھوکر ماری وہاں پہنچ گیا۔ تو کیا مسلمان گیند بننے کے لیے آیا ہے؟ یہاں اس کو ٹھوکر دے دی وہاں جا کر گر پڑا۔ وہ تو ایک آقا کا غلام ہے ساری کائنات اس کے تحت ہے اور اس کے زیر حکم ہے تو بہر حال یہ ہونا چاہیے مومن کا کام کہ یبیتون لربهم سجدا وقیاما۔ رات دن اللہ کی عبادت میں مصروف رہیں اسی سے مانگا [illegible] فریاد کرتا۔ لا یدعون مع اللہ الها آخر۔ اللہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو [illegible]

کے بندوں کا کام نہیں یہ تو شیطان کے بندوں کا کام ہے، شیطان یہی کہتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے آگے جھکو اور ہر ذرے کے آگے ذلیل ہو اس لیے کہ وہ انسان کی ذلت چاہتا ہے، اللہ چاہتا ہے کہ میرے بندے عزت سے رہیں اور عزت اس میں ہے کہ مالک کے آگے جھکے یہ تو تھی بحث عقائد کی اب رہے اعمال تو رحمٰن کے بندوں کے کام کیا ہونے چاہئیں؟

مومن کی قتل وغارت گری

فرمایا ولا تقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ۔لوگوں کے قتل وغارت سے بچتے ہیں، جھگڑے، گردنیں مارنا، بدامنی پیدا کرنا یہ رحمٰن کے بندوں کا کام نہیں ہے کہ بس تلوار ہاتھ میں ہے اور مارتے ہوئے چلے گئے۔ زبان قینچی کی طرح چل رہی ہے ذلیل کرتے ہوئے چلے گئے یہ تو شیطان کے بندوں کا کام ہے یہ رحمٰن کے بندوں کا کام نہیں ہے کہ قتل وغارت گری کرتے پھریں ہاں الا بالحق خدائی حکم لے کر قتل وغارت گری کرنا۔ خدا کی مخلوق میں ایسے بدبخت بھی پیدا ہو گئے کہ وہ اللہ کے آگے نہیں جھکتے اور جھکنے والوں کو وہ پامال کرنا چاہتے ہیں اس فتنہ کو دفع کرنے کے لیے شرعی حکم کے مطابق ان کو قتل کر سکتے ہیں باقی انسانی، غیظ وغضب نکالنے کے لیے قتل کرنا یہ مومن کا کام نہیں تم دنیا میں اس لیے نہیں آئے ہو کہ نفسانی خواہشات کے لیے لوگوں کو قتل کرو۔ جس نفس کو اللہ نے حرام کر دیا ہے تمہیں کیا حق ہے اسے حلال کرنے کا۔

بندہ وہ ہے جو بندگی اختیار کرے

بندہ وہ ہے جو آقا کا فرماں بردار ہو اور آقا کا فرمان مانے ہر طرح سے اللہ کے حکم کی پابندی کرے اس کے احکامات کی پابندی کرنے کا نام بندگی ہے۔ وہ حکم دیتے ہیں کہ پانچ وقت میں نماز پڑھو یہی عبادت ہے اور تین وقتوں میں حکم دیا گیا کہ حرام ہے نماز پڑھنا۔ عین طلوع کے، عین غروب کے وقت، عین زوال کے وقت، ان وقتوں میں پڑھو گے تو گنہگار ہو جاؤ گے، معلوم ہوا کہ نہ نماز کا پڑھنا عبادت ہے، نہ چھوڑنا عبادت ہے بلکہ کہنا ماننا عبادت ہے۔ ہم اگر کہیں کہ چھوڑ دو تو چھوڑنا عبادت ہے، رمضان آیا حکم دیا کہ روزے رکھو روزہ رکھنا عبادت ہے عید کا دن آیا حکم ہوا کہ آج ہرگز روزہ مت رکھو روزہ رکھنا بالکل جائز نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ نہ روزہ رکھنا عبادت ہے نہ ترک روزہ عبادت ہے بلکہ کہنا ماننا عبادت ہے جب ہم کہیں کہ روزہ رکھو تو روزہ رکھو اور جب ہم کہیں تو روزہ ہرگز مت رکھو، ہم کہیں کہ ولا تمش فی الارض مرحا ۔ کہ زمین پر اکڑ کر مت چلو، متکبروں کی چال مت چلو تو عبادت وہی ہے کہ آدمی تجھ سے نہ چلے اینٹھ مروڑ کے ساتھ نہ چلے اور جب حکم دیں کہ خوب اکڑ کر چلو تو خوب اکڑ کر چلو جیسے طواف کے ابتدا میں

طواف کے بعد سعی ہوتی ہے ابتداء کے چار پھیروں میں احرام کی چادر نیچے ڈال کر خوب اکڑ کر چلیں بوڑھے ہوں، بچے ہوں، جوان ہوں خوب اینٹھ اینٹھ کر چلیں، مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے معلوم ہو کہ بڑے پہلوان ہوں، جس چیز سے روکا تھا اسے وہاں واجب قرار دے دیا کہ ہمیں یہی پسند ہے کہ خوب اکڑ کر چلو، جہاد کے اندر یہ حکم ہے کہ جب دشمنوں کے سامنے آ ؤ تو وہاں تواضع اختیار مت کرو۔ کہ گردن جھکا کے صوفی بن کے جاؤ بلکہ خوب اینٹھ کر اکڑ کر آنکھیں نکال کر چلو تاکہ ان کے اوپر ہیبت پڑے وہاں وہی پسند ہے تو حاصل یہ نکلا کہ آقا کی پسند پر موقوف ہے آپ کی پسند کوئی چیز نہیں، اپنے نفسانی جذبے سے کچھ نہ کرو، وہ کہیں کہ اکڑ کر چلو تو تم کہو کہ بہت اچھا وہ کہیں کہ جھک کر چلو تو کہو کہ بہت اچھا۔ تابع فرمان رہنا یہی ہے بندگی، اس لیے فرمایا کہ لا یقتلون بس وہ قتل و غارت نہیں کرتے، وہ جھگڑے نہیں اٹھاتے، وہ امن پسند ہیں الا بالحق۔ مگر جہاں لوگ حق ہی کو پامال کرنے کے کھڑے ہو جائیں۔ تو مقابلہ بھی چاہیے تاکہ کفر اور ظلم کا خاتمہ ہو سکے اور انسانیت کو سکون ملے۔ جہاد کا مقصد قتل و غارت نہیں امن قائم کرنا ہے۔ ان آیات میں پر سکون زندگی گذارنے کا دستور العمل بتایا گیا ہے۔

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں

اور فرمایا ولا یزنون اور نہ بدکاری کرتے ہیں ومن یفعل ذالك یلق اثامًا۔ اور جو یہ کام کرتے ہیں زناکاری کے بدکاری کے تو ان کا ٹھکانہ اثام ہے، ایک وادی ہے جہنم کی اور اتنا شدید عذاب ہے اس میں کہ خود جہنم بھی اس عذاب سے پناہ مانگتی ہے، یہ ٹھکانہ ان لوگوں کا ہوگا۔ یضاعف له العذاب یوم القیمة ۔ دوگنا اور تگنا عذاب کیا جائے گا ان کا عذاب۔ یخلد فیه مهانًا اور ان کو ایک لمبی حد تک عذاب میں گرفتار رکھا جائے گا۔ الامن تاب ۔ بچ جائے گا عذاب سے وہ جس نے توبہ کی، تو یہ مایوسی سے بھی بچا دیا گیا عمر بھر کی بدکاری مگر دل میں رجوع الی اللہ پیدا ہوا سچے دل سے توبہ کی تو گناہ کو مٹا دیا گیا۔ سوائے حقوق العباد کے باقی سب چیزیں مٹا دی جائیں گی، جب سچی توبہ کرے تو اللہ معاف فرما دیتے ہیں اور بالفرض اگر توبہ بھی نہ کی وعمل صالحًا نیکی کا راستہ اختیار کیا تو فاؤلئك یبدل الله سیئاتهم حسنات وہ نیکیاں ہی خود ان بدیوں کو مٹا دیں گی۔ اور آدمی پاک بنے گا تو توبہ کر کے راستہ سیدھا کر لیں اور جس نے ابھی توبہ نہیں کی اور رستہ چل رہا ہے نیکیوں کا تو وہ نیکیوں کی کثرت خود بدی کو مٹا دے گی اس لیے کہ نیکی روشنی اور نور ہے۔ اور بدی ظلمت ہے۔ جب چاند ہوتا ہے تو ظلمت خود ہی ختم ہو جاتی ہے کسی مکان میں اندھیرا پڑا ہوا ہے چراغ جلا دو ظلمت بھاگ جاوے گی۔ بھگانے کی ضرورت نہیں، وکان الله

غفوراً رحیما ۔ اور اللہ تو غفور رحیم ہے ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا ۔ اور جو عمل صالح اختیار کرتا ہے اللہ ہی اس کی توبہ قبول کرتا ہے وہ تواب رحیم ہے ۔ یہاں تک گویا خلوت بھی آ گئی جلوت بھی آ گئی، قول بھی آ گیا، عمل بھی آ گیا، چال بھی آ گئی ڈھال بھی آ گئی، ہر چیز میں فرمایا گیا ہے کہ رحمت اور بندگی کی شان ہونی چاہیے یہ ہے رحمٰن کے بندوں کی علامت ۔

مومن کے مقدمات وخصومات

اب آگے معاملات اور مقدمات اور خصومات، لڑائی جھگڑے کرنے پڑتے ہیں، نیک آدمی بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ مقدمہ بازی میں جب ایک شخص ظالمانہ طریق پر کسی کی جائداد پر قبضہ کرتا ہے وہ خواہ مخواہ مقدمہ لڑے گا ۔ کہ بھائی یہ میری مملوک چیز ہے، یہ خواہ مخواہ اس میں آ رہا ہے، مقدمہ کر کے حکومت میں جائے گا برادری کو جمع کرے گا کہ صاحب ملک تو میری ہے ۔ اور یہ قابض ہونا چاہتا ہے، تو مقدمہ بازی کی بھی نوبت آئے گی، خصومت اور جھگڑوں کی بھی نوبت آئے گی ۔

اس میں فرماتے ہیں کہ دیانت کا برتاؤ کرو، جو اصلیت ہو وہ ظاہر کرو ۔ جھوٹ مت بولو ۔ والذین لایشھدون الزور ۔ جھوٹ کی اور مکر وفریب کی شہادت مت دو ۔ سچی گواہی دو چاہے اس میں اپنا نقصان بھی ہو جائے بعض شکلوں میں کہ صاحب یہ جو حملہ کر رہا ہے تیری جائداد پر اتنی بات میں حق پر ہے اور اتنی بات میں غلطی پر ہے پھر اس کے دل میں بھی خیال ہوگا کہ بھائی دیانت داری سے معاملہ ہو رہا ہے تو وہ عدالت سے خود ہٹ جائے گا، کہ جب تم نے حق مان لیا تو جتنا مانا اتنا ہی دے دیجئے ۔ تو سچے مسلمان کی شان یہ ہے کہ چاہے اس میں اپنا نقصان ہو مگر جو بات حق ہے وہ اس پر قائم رہو کہ یہ میرا دشمن ہے پھر مخالف بھی شرمندہ ہو جائے گا ۔ تو گواہی جھوٹی نہ دے آدمی سچی گواہی دے ۔

بُری مجلس میں نہ بیٹھو

تو بہر حال یہ قرآن کا حکم ہے کہ شہادت زور جھوٹی گواہی اور مکر وفریب یہ کام رحمٰن کے بندوں کے نہیں ہیں اور جس مجلس میں ایسی بیہودہ گواہیاں ہوں بیہودہ باتیں ہوں ۔ مروا کراما ۔ رحمٰن کے بندوں کا کام ہے کہ وہ آنکھ نیچی کر کے گذر جائیں اس مجلس سے وہاں کھڑے بھی نہ ہوں کہ وہاں بری باتیں ہو رہی ہیں ۔ جھوٹ بولا جا رہا ہے، غیبت ہو رہی ہے ۔ بھائی چھوڑو ان مجلسوں کو، دوسری جگہ چلو، یہ شان ہونی چاہیے رحمٰن کے بندوں کی یہ شان ہوگی معاملات کی اب آگے اپنی بندگی کا ثبوت ہے ۔ (جاری)

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

جناح، پاکستان اور بنگلہ دیش--- قائد کی تعلیم دوستی

(پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد کا خصوصی انٹرویو)

انجمن فیض الاسلام کے صدر اور بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ پر دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا ہے کہ انجمن فیض الاسلام کی بنیاد بنگال کے یتیم بچوں سے پڑی۔ قیام پاکستان سے چار سال قبل 1943ء کو قائداعظمؒ کے حکم پر بنگال کے فسادات کے نتیجے میں یتیم ہو جانے والے 30 بچوں کو بازیاب کر کے راولپنڈی لایا گیا اور ان کے قیام وطعام، رہائش اور بود و باش کا انتظام کر کے انجمن کی بنیاد رکھی گئی۔ پاکستان مسلم لیگ کی بنیاد بھی 1906ء میں ڈھاکہ بنگلہ دیش میں رکھی گئی تھی۔ اس طرح پاکستان اور انجمن فیض الاسلام تاریخی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ بہت گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے یہ باتیں بی واچ نیوز کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں پاکستان سے علیحدگی کے بعد پہلی مرتبہ بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا اور ان کا دن منایا گیا۔ بنگلہ دیشی عوام نے بھی قائداعظم محمد علی جناحؒ کو اپنا بانی لیڈر تسلیم کر لیا ہے کیونکہ متحدہ پاکستان (موجودہ پاکستان اور بنگلہ دیش) کو قائداعظمؒ نے ہی آزادی جیسی نعمت سے سرفراز کیا تھا۔ ہماری بدقسمتی کے بعد ہم متحد نہ رہ سکے۔ انہوں نے کہا کہ اب بنگلہ دیشی عوام کے خیالات بدل رہے اور وہ پاکستان کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بنگلہ دیشی لیڈر ڈاکٹر یونس کو خراج تحسین پیش کیا اور بنگلہ دیشی عوام کے لیے بھی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش اور انجمن فیض الاسلام کا ایک انوٹ رشتہ ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ ہماری تمنا ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام بھائی چارے اور دوستی کے گہرے بندھن میں جڑ جائیں۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کا مشترکہ دفاع ممکن ہے اور ہماری دعا اور تمنا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے لیے بنگالی عوام کی جدوجہد بھی اتنی ہی اہم ہے

جتنی کسی دوسرے علاقے کے مسلم عوام کی ہو سکتی ہے۔ پاکستانی اور بنگلہ دیشی عوام ایک قوم ہیں اور اسی قومیت کی بنیاد پر ہی پاکستان نے آزادی حاصل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نواب محسن الملک اور مسلم اکابرین نے مسلم قوم کی تہذیب و تمدن اور الگ شناخت کا جو پرچار آج سے ایک سو سال سے زائد عرصہ قبل کیا تھا آج پھر سے وہ احساسات اور جذبات دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں جو دونوں ملکوں کے لیے نیک شگون ہیں۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے ساتھ تجارتی تعلقات استوار کرنے پر پاکستانی وزیر اعظم کی تعریف بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظمؒ کی سوچ بہت وسیع اور مسلم عوام کے حوالے سے انتہائی پر خلوص تھی۔ انہوں نے انجمن فیض الاسلام کے قیام کے حوالے سے قائداعظم کے کردار اور اس کے قیام کی بنگلہ دیش کے ساتھ جڑے معاملات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بنگلہ دیش کے لیے یہ بڑی اہم بات ہے کہ انجمن فیض الاسلام واحد ادارہ ہے جسے بنگلہ دیش بالخصوص ڈھاکہ کے لوگ جانتے ہیں اور یہ ادارہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان محبت کا ایک مضبوط دھاگہ ہے جسے دونوں ملکوں کے عوام تھام کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ہم سب مسلمان ہیں اور ہمارے دل ملے ہوئے ہیں۔ تحریک پاکستان میں سب سے زیادہ اور سرگرم کردار بنگالی عوام کا تھا اور انہوں نے پورے برصغیر کے مسلم عوام کے لیے الگ وطن کی جدوجہد میں اپنے قائد محمد علی جناحؒ کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک قوم کے لیے زبان کا یکساں ہونے والی تھیوری بنگال میں فیل ہو گئی بلکہ مذہبی عقیدے کی یکسانیت نے تمام زمانی اور مکانی فرق کو مٹا کر اسلامیان ہند کو یکجا کر دیا تھا۔ انہوں نے لارڈ کرزن کے ہاتھوں بنگال کی تقسیم اور اس کے خلاف مسلمانوں اور ہندوؤں کے ردعمل کی تاریخ بھی بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ برما کے لاکھوں مسلمان بنگلہ دیش میں پناہ لئے ہوئے ہیں اور بنگالی عوام ان کی مہمان نوازی اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ مسلم امہ کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیشی عوام کے اندر اسلام کی محنت ہمارے یہاں سے زیادہ ہے۔ مدارس کی تعداد اور تعلیم بھی وہاں ہم سے زیادہ ہے۔ برصغیر میں اگر اسلام کی شمع سب سے زیادہ روشن ہے تو وہ بنگلہ دیش میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجیب الرحمٰن کی جگہ بنگالی عوام نے اب ضیاء الرحمٰن کو نیشنل ہیرو بنایا ہے جو ملٹری اکیڈمی پاکستان میں پڑھے ہوئے ہیں۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی بانیٔ پاکستان کے حکم پر قائم ہوا تھا اور بہت سارے بنگالی فوجی افسران اسی اکیڈمی کے تربیت یافتہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان اور بنگلہ دیش متحد تھے اس وقت ہم نے چٹاگانگ میں نیول ٹریننگ کا بہترین بندوبست کیا تھا۔ میری خواہش اور امید ہے کہ بنگالی کیڈٹس کی ٹریننگ پی ایم اے میں ہو اور پاکستان اور بنگلہ دیش کا مشترکہ ڈیفنس سسٹم قائم ہو کیونکہ ان کا ہمارا مشترکہ دشمن ہے جو کبھی نہیں چاہے گا کہ ان دونوں اسلامی ممالک کے لوگ دفاعی اور معاشی حوالے سے مضبوط ہوں۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی شخصیت و کردار کے بعض چھپے گوشوں پر بھی روشنی ڈالی

اور کہا کہ ہمارے قائد اپنے نوجوانوں کو تعلیم یافتہ اور ترقی کرتا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔انہوں نے کہا کہ قائد اعظم نے رحلت سے پہلے اپنی وصیت میں اپنی جائیداد کے چار حصے کیے تھے جن میں سے ایک حصہ ان کے ورثاء کو ملا جبکہ باقی تین سے تعلیمی اداروں کو دیئے گئے۔ایک حصہ سندھ مدرسۃ الاسلام، جوان کا مادرِ علمی بھی رہ چکا ہے، کو دیا گیا۔ایک حصہ علی گڑھ یونیورسٹی اور ایک حصہ اسلامیہ کالج پشاور، جو کہ اب یونیورسٹی بن چکا ہے کو دیا گیا۔قائد کی اپنی وصیت کے مطابق ان کے اثاثوں کی اس تقسیم سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ مسلم نوجوانوں کے لئے تعلیم کو کس قدر اہمیت دیتے اور تعلیمی سہولیات کو بہتر بنانا چاہتے تھے۔انہوں نے کہا کہ بانئ پاکستان کی جدوجہد، شخصیت اور کردار پر دو درجن سے زائد ضخیم کتابیں میں نے لکھی ہیں جن کے لکھنے کے لیے مجھے ملک بھر سمیت انگلینڈ تک جانا پڑا اور میں نے تحریک پاکستان کے دوران چھپنے والے اخبارات کے تراشے بھی جمع کیے اور مختلف حوالہ جات جمع کر کے اپنے قائد پر کتابیں لکھیں۔اس کے علاوہ محترمہ فاطمہ جناح کے حوالے سے بھی کتابیں لکھی ہیں۔

حادثاتِ غم

انجمن فیض الاسلام کی مجلس منتظمہ کے رکن میجر (ر) اسرار حسین کی والدہ اور انجینئر صلاح الدین رفاعی صاحب کی بھابھی کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا تھا۔فیض الاسلام ماڈل سکول فیض آباد کی معلمہ عائشہ طارق کے والد اور انجمن کے دیرینہ مالی معاون راجہ محمود صاحب بھی گزشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔انجمن فیض الاسلام کے اجلاس منعقدہ 31 جنوری میں تمام مرحومین کی مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: یارسول اللہؐ: میرا دل بہت ہی سخت ہے۔اس کا کیا علاج کروں''۔؟ آپؐ نے فرمایا: یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو، اور غریبوں کو کھانا کھلایا کرو''۔

[مسند احمد بن حنبل]

توشۂ آخرت

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔ اور ہر ہر بالی کے اندر سو سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔ اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہو تو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ د[illegible] ہو وہیں تلاش کیجیے۔

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ دسمبر 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
...دسمبر 24	11838	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11839	خالد محمود صاحب	//	500
//	11840	آصف صاحب	//	500
//	11841	مختار احمد صاحب	//	100

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ جنوری 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
...جنوری 25	11842	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11843	ایس انجم بشیر صاحب	//	15000
//	11844	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	11845	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11846	بریگیڈیئر ابراہیم انجم صاحب	//	5000
...25	11847	بندہ خدا	//	500
//	11848	نثار احمد صاحب	//	1000
//	11849	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11850	بنگیال آٹا چکی	//	300
//	11851	محمد ثاقب بمعہ فیملی	//	100
//	11852	والدین محمد ثاقب	//	100
//	11853	مسز مختار صاحبہ	//	4000
//	11854	نوید مختار صاحب	//	2000
//	11855	لیث اللہ صاحب	//	500
//	11856	لیث اللہ صاحب	//	500
//	11857	امجد جاوید صاحب	//	1000
...25	11858	شعیب صاحب اینڈ فیملی	راولپنڈی	100
//	11859	محمد صابر حسین صاحب	اسلام آباد	1000
//	11860	امتیاز محمد صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
3 جنوری 25	11861	وسیم گلزار صاحب	اسلام آباد	2000
//	11862	ارشاد الرحمان صاحب	//	1000
//	11863	بابر رحمان صاحب	//	1000
//	11864	عادل صاحب	//	3000
//	11865	بندہ خدا	//	500
4 جنوری 25	11866	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11867	چندہ نمازیاں فیض مسجد گھمنڈی	//	4400
//	11868	ثناء الرحمان طارق خان	کراچی	500
//	11869	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11870	زاہد صابر حسین صاحب	//	1000
//	11871	ازان المیہر کس	//	500
//	11872	سید طلحہ صاحب	//	1000
5 جنوری 25	11873	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11874	راجہ مظفر صاحب	اسلام آباد	1000
//	11875	احمد حفیظ صاحب	//	20000
//	11876	خالد رشید، محمد ابوذر خالد	//	700
//	11877	شفیع صاحب	//	1500
//	11878	محمد وقاص صاحب	//	1000
//	11879	محمد وقاص صاحب	//	500
//	11880	مختار احمد صاحب	//	100
//	11881	لطیف صاحب	//	500
//	11882	خیال محمد صاحب	//	1500
//	11883	عثمان اظہر صاحب	//	10000
6 جنوری 25	11001	تنویر احمد بھٹی صاحب	اسلام آباد	1000
//	11002	منظر احمد صاحب	//	3000
//	11003	منظر احمد صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6 جنوری 25	11004	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	اسلام آباد	1000
//	11005	منظر احمد برائے والدہ مرحومہ	//	1000
//	11006	منظر احمد والد مرحوم	//	1000
//	11007	کے۔ پی ٹرسٹ	//	1000
//	11008	منیر احمد چیمہ صاحب	راولپنڈی	1000
//	11009	شفا میڈیکوز	ایبٹ آباد	530
//	11010	بریگیڈیئر وسیم سعید صاحب	راولپنڈی	500
//	11011	بریگیڈیئر عامر یعقوب	//	1000
//	11012	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	11013	ڈاکٹر نوید حسن صاحبہ	//	1000
//	11014	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	2000
//	11015	بریگیڈیئر ملک محمد الیاس خان صاحب	//	3000
//	11016	بریگیڈیئر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	11017	بریگیڈیئر منیر احمد چیمہ	//	1000
//	11018	ماڈرن چینٹ صدر	//	100
//	11019	حسن رضا زین صاحب	//	200
//	11020	پروفیسر مسرت خان صاحب	//	500
//	11021	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	11022	رانا محمد یامین مرحوم	//	2000
//	11023	بریگیڈیئر مرزا غلام عباس مرحوم	//	5000
//	11024	کرنل (ر) اسحٰق ہارون خان	//	1000
//	11025	ڈاکٹر محمد جسرا صاحب	اسلام آباد	1000
//	11026	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	11027	زارا فاروقی صاحبہ	//	10000
//	11028	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6 جنوری 25	11029	عثمان ملک، کامران ملک، ساجدہ نسیم صاحبان	اسلام آباد	3000
//	11030	عثمان ملک، کامران ملک، ساجدہ نسیم صاحبان	//	3000
//	11031	گل زیب صاحب	//	500
//	11032	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000
//	11033	سعید اختر انصاری مرحوم	//	1000
//	11034	طارق محمود قریشی صاحب	//	5000
//	11035	صلاح لادین ضیاء صاحب	//	1000
//	11036	عمیر بن معین صاحب	//	2000
//	11037	عامر صاحب	//	2000
//	11038	شاہد الرحمان صاحب	//	1500
//	11039	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	11040	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000
//	11041	نعمان حسن صاحب	راولپنڈی	2000
//	11042	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	11043	لیفٹیننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	11044	چوہدری احسان الحق مرحوم	//	1000
//	11045	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	11046	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000
//	11047	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	11048	محمد حسن صاحب	ایبٹ آباد	500
//	11049	حسیب خان صاحب	راولپنڈی	500
//	11050	جنرل غلام حسن خان صاحب	//	100
//	11884	احسان الحق صاحب	//	1000
//	11885	عمران صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8 جنوری 25	11886	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11887	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11888	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11889	امتیاز محمد صاحب	//	25000
//	11890	محمد یاسین صاحب	//	2000
//	11891	اذان فیبرکس	//	500
//	11892	محمد عمران صاحب اینڈ فیملی	//	2000
//	11893	رانا ساجد بمعہ فیملی	//	500
//	11894	خشک روٹی برائے فروخت	//	250
//	11895	چندہ نمازیاں فیض مسجد ٹرنک بازار	//	20140
7 جنوری 25	11896	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11897	عدیل صاحب	//	100
//	11898	نور الامین صاحب	//	30000
//	11899	سبحان ارشد صاحب	یو کے	2000
//	11900	عمران فیملی	راولپنڈی	2000
//	12951	اذان فیبرکس	//	500
//	12952	مختار احمد صاحب	//	100
8 جنوری 25	11051	نبیل مجم صاحب	//	500
//	11052	جنرل نجیب اللہ صاحب	//	1000
//	11053	سید ضیاء علی شاہ صاحب	//	500
//	11054	سعد بن عاصم زبیری	//	2000
//	11055	کیپٹن الیس صاحب	//	2000
//	11056	سعد بن عاصم زبیری	//	500
//	11057	بریگیڈیئر فرخ حیات خان	//	10000
//	11058	عزیز الرحمان (مرحوم)	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8 جنوری 25	11059	کرنل ہمایوں صاحب	راولپنڈی	4000
//	11060	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	11061	کموڈور سہیل عابد صاحب	//	2000
//	11062	مظہر احمد صاحب	بحریہ ٹاؤن	3000
//	11063	مظہر احمد صاحب	//	2000
//	11064	مظہر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	11065	مظہر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	11066	مظہر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	11067	منیب مفتی صاحب	//	30000
//	11068	منیب مفتی صاحب	//	5000
//	11069	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	راولپنڈی	1000
//	11070	ڈاکٹر ریاض صاحب	//	500
//	11071	تیمور شہزاد و دیگر صاحب	//	5000
//	11072	شہناز سعید صاحب	//	4000
//	11073	سلطان بلال ظہیر صاحب	//	6000
//	11074	محمود صاحب	//	2000
//	11075	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
//	11076	خرم آزاد خان صاحب	//	1000
//	11077	سلمان اجمل شیخ صاحب	//	1000
//	11078	منصور صاحب	اسلام آباد	1000
//	11079	ایم۔ ایل مفتی صاحب	//	1000
//	11080	محبوب احمد صاحب	//	1000
//	11081	ذوالفقار علی قریشی صاحب	//	500
//	11082	بریگیڈیئر وقار درانی صاحب	//	500
//	11083	قریشی نواز	//	1000
//	11084	احسن امتیاز بھٹی صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8 جنوری 25	11085	الیس عباس صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	11086	عصمت پراچہ صاحبہ	//	1000
//	11087	قاضی علیم اللہ صاحب	//	1000
//	11088	بیگم صاحبہ مسعود الزمان	//	500
//	11089	راجہ فیملی	//	3000
//	11090	سید علی راغب نقوی صاحب	//	2300
//	11091	ڈاکٹر عیلا نوشاد صاحبہ	//	8000
//	11092	ثمین نوشاد صاحبہ	//	6000
//	11093	محمد یوسف صاحب و فیملی	//	500
//	11094	حمیرا یوسف صاحبہ	//	500
//	11095	خالد مقبول بھٹی صاحب	//	500
//	11096	ڈاکٹر اعجاز احمد چوہدری	//	200
//	11097	ڈاکٹر خورشید احمد صاحب	//	1000
//	11098	ڈاکٹر جاوید ارشد مرزا	//	500
//	11099	عفت خانم صاحبہ	//	1000
//	11100	حاجی سیف اللہ خان بنگش	//	500
//	12953	نیک دل مسلمان	//	300
//	12954	عامر معرفت کرنل حامد صاحب	//	2000
//	12955	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	12956	ڈاکٹر عبدالمجید کنول	//	2000
//	12957	اذان فیبرکس	//	500
//	12958	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	12959	محمد لطیف صاحب	//	500
9 جنوری 25	12960	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	12961	سید ولی اللہ صاحب	//	10000
//	12962	محفوظ الٰہی صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9 جنوری 25	12963	اذان فیبرکس	راولپنڈی	600
10 جنوری 25	12964	امتیاز صاحب	//	500
//	12965	اذان فیبرکس	//	500
//	12966	محمد رشید صاحب	//	1000
//	12967	علی رضا صاحب	//	1000
//	12968	امتیاز محمد صاحب	//	500
11 جنوری 25	12969	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	12970	اذان فیبرکس	//	500
//	12971	ممتاز صاحب	//	100
12 جنوری 25	12972	امتیاز صاحب	//	500
//	12973	امبرین فاطمہ صاحبہ	//	200
//	12974	عدیل صاحب	//	100
//	12975	نزاکت علی صاحب	//	500
//	12976	ظفر مغل صاحب	//	1000
//	12977	ممتاز صاحب	//	100
//	12978	ثانیہ صاحبہ	//	600
//	12979	امتیاز صاحب	//	500
13 جنوری 25	12980	عدیل صاحب	//	100
//	12981	مبشرہ عابد صاحبہ	//	23000
//	12982	فیاض صاحب	//	100
//	12983	مختار صاحب	//	100
//	12984	عبداللہ صاحب	//	5200
14 جنوری 25	12985	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	12986	بندہ خدا	//	1000
//	12987	خالد صاحب	//	5000
15 جنوری 25	13251	مس نمبر ۵۹۹ [illegible]	راولپنڈی	[illegible]

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 جنوری 25	13252	مں نمبر ۱۲۹ بھریل پراچہ	راولپنڈی	4320
//	13253	جمشید صاحب	//	1000
//	13254	انجم نوید مبشر نوید صاحبان	//	5000
//	13255	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	13256	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	13257	میاں رؤف صاحب	//	500
//	13258	نیکہ بانوں صاحبہ	//	1000
//	13259	شوکت ملک صاحب	//	1000
//	13260	سید اقبال حسین شاہ	//	5000
//	13261	راجہ پرویز حسین صاحب	افشاں کالونی	200
//	13262	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	//	200
//	13263	محمد عمران صاحب	//	100
//	13264	احمد محمود صاحب	اسلام آباد	50
//	13265	نسرین زبیری صاحبہ	//	200
//	13266	بیگم نسرین زبیری صاحبہ	//	50
//	13267	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	//	50
//	13268	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	13269	محمد فرخ محمود صاحب	//	50
//	13270	زبیر احمد صاحب	//	100
//	13271	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	250
//	13272	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	13273	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	50
//	13274	سردار فاطمہ مرحومہ	//	50
//	13275	سردار شبیر فاطمہ مرحومہ	//	50
//	13276	محمد محسن مرحوم	//	50
//	13277	عائشہ فرخ صاحبہ	//	50
15 جنوری 25	13278	نور فاطمہ صاحبہ	اسلام آباد	50
//	13279	احمد محمود مرحوم	//	450
//	13280	عمارہ بتول صاحبہ	//	50
//	13281	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	13282	لیلیٰ سعد صاحبہ	//	50
//	13283	محمد حسن صاحب	//	50
//	13284	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	13285	اسماء محمود صاحبہ	//	50
//	13286	احمد محمود صاحب	//	150
//	13287	اسماء محمود صاحبہ	//	250
//	13288	احمد محمود صاحب	//	1000
//	13289	الیون ویلیوز	//	1000
//	13290	مولٹیک شلوشن	//	1000
//	13291	شیخ احسان الٰہی مرحوم	//	100
//	13292	ساجدہ احسان مرحومہ	//	100
//	13293	محمد اعظم خان مرحوم	//	100
//	13294	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	13295	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	13296	ہما اعجاز صاحبہ	//	100
//	13297	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	13298	مریم ایاز صاحب	//	100
//	13299	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	13300	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	12988	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	12989	عدیل صاحب	//	100
//	12990	نور اشرف اینڈ سنز	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16مارچ25	12991	صدقات	راولپنڈی	15000
//	12992	منسوخ	-	-
//	12993	[illegible]	راولپنڈی	10000
//	12994	الامان الیکٹرکس	//	500
//	12995	راناساجد صاحب	//	500
//	12996	نثار صاحب	//	100
16مارچ25	12997	امتیاز احمد صاحب	//	500
//	12998	عدیل صاحب	//	100
//	12999	الامان الیکٹرکس	//	500
//	13000	نثار صاحب	//	100
//	13001	مشہود صاحب	//	2000
17مارچ25	13301	نسیم اشتیاق صاحبہ	سہام روڈ	1000
//	13302	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	13303	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	13304	چوہدری اشتیاق رسول	//	1000
//	13305	چوہدری نوید اشتیاق	//	4500
//	13306	چوہدری خالد اشتیاق رسول	//	1000
//	13307	ہما خالد صاحبہ	//	500
//	13308	نوید اشتیاق صاحب	//	2500
//	13309	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	13310	شاہد اشتیاق صاحب	//	1000
//	13311	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	13312	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	13313	محمد حسن صاحب	//	100
//	13314	محمد طیب صاحب	//	200
//	13315	ڈاکٹر رضوان صاحب	[illegible]	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17مارچ25	13316	پروین اکرم صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	13317	مسز ایوب صاحبہ	//	300
//	13318	مختار احمد صاحب	//	2000
//	13319	سید ظہیر الحق حقی سید تحسین الحق حقی ٹرسٹ	//	3000
//	13320	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	//	19000
//	13321	والد مرحوم ظفر اللہ خان معرفت ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	//	3000
//	13322	والدہ مرحومہ ظفر اللہ خان	//	3000
//	13323	شاہ اکبر مرحوم	//	5000
//	13324	ڈاکٹر مسعود مرحوم	//	200
//	13325	ثمین صدیقی صاحبہ معرفت شاہدہ منصور	//	500
//	13326	شاہدہ منصور صاحبہ	اسلام آباد	500
//	13327	چوہدری حاکم علی مرحوم شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	13328	عبدالقادر صاحب	//	2500
//	13329	عبدالرحمن خان صاحب	//	2500
//	13330	غلام فرید صدیقی معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	13331	بیگم عبدالودود صاحبہ	//	5000
//	13332	عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	13333	سعدیہ پروین صاحبہ	//	5000
//	13334	آنسہ سعیدہ کوثر صاحبہ	//	5000
//	13335	بیگم الودود معرفت عبدالجلیل خان	//	4000
//	13336	[illegible] معرفت عبدالجلیل خان	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
[illegible]	13337	ڈاکٹر [illegible] آغا علی صاحبہ	اسلام آباد	600
//	13338	مس [illegible] آغا علی صاحبہ	//	600
//	13339	احمد [illegible]	//	600
//	13340	مدیحہ [illegible]	//	200
//	13341	مرحوم شیخ ارشد زمان انصاری و بیگم ارشد زمان انصاری	//	2000
//	13342	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	13343	انوار [illegible] صاحب	//	5000
//	13344	میاں حسن احمد صاحب	//	2000
//	13345	محمد عزیز صاحب	//	2000
//	13346	ارسلان خان	فیض آباد	200
//	13347	والد مرحوم معرفت عبدالقیوم	[illegible]	100
//	13348	والدہ مرحومہ معرفت عبدالقیوم	//	100
//	13349	چچا عبدالغنی مرحوم معرفت عبدالقیوم	//	100
//	13350	تایاجان مرحوم معرفت عبدالقیوم	//	100
//	13002	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13003	عمیر رضا صاحب	//	10000
//	13004	اذان الیکٹرکس	//	500
//	13005	چندہ نمازیاں	//	8400
18 جنوری 25	13006	عدیل صاحب	//	100
//	13007	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13008	اذان الیکٹرکس	//	500
//	13009	عمر پیرزادہ صاحب	لاہور	20000
//	13010	مختار صاحب	راولپنڈی	100
19 جنوری 25	13011	عدیل صاحب	//	100
//	13012	شیخ عبدالحنان صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
19 جنوری 25	13013	اذان الیکٹرکس	راولپنڈی	500
//	13014	مختار صاحب	//	100
20 جنوری 25	13015	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13016	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13017	ریاض احمد خان صاحب	//	5000
//	13018	عدیل صاحب	//	100
//	13019	اذان الیکٹرکس	//	500
//	13020	عمران صاحب	//	200
//	13021	محمد عابد حسین صاحب	//	220
21 جنوری 25	13022	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13023	عدیل صاحب	//	100
//	13024	اذان الیکٹرکس	//	500
//	13025	[illegible] صاحب	//	5000
//	13026	مختار احمد صاحب	//	100
//	13027	مختار احمد صاحب	//	100
//	13028	ایک درد دل مسلمان	//	1000
22 جنوری 25	13029	اذان الیکٹرکس	//	500
//	13030	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13031	عدیل صاحب	//	100
//	13032	کرنل حامد [illegible] خان صاحب	//	2000
//	13033	مختار احمد صاحب	//	100
//	13034	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
23 جنوری 25	15101	[illegible] صاحب	چکوال	1000
//	15102	[illegible]	راولپنڈی	200
//	15103	[illegible] مرحوم	//	200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23-01-25	15104	سید طالب حسین گیلانی مرحوم	راولپنڈی	1000
//	15105	پیر حسین صراف	//	500
//	15106	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	15107	آفتاب باڈے صاحب	//	200
//	15108	مس نمبر ۲ طارق بیکری اینڈ جنرل سٹور	//	13140
//	15109	ثاقب علی صاحب	//	2000
//	15110	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	15111	والدین مرحومین ثاقب علی	//	200
//	15112	انفال واجد صاحب	//	1000
//	15113	افراسیاب شیخ صاحب	//	500
//	15114	مس نمبر ۵۶ سید برکت علی ریسٹورنٹ	انور چوک	1240
//	15115	مس نمبر ۹۵ عزیز اشتیاق اکبر	//	1150
//	15116	مقصود احمد صاحب	//	100
//	15117	مس نمبر ۷۲ عبدالغفور	//	690
//	15118	مس نمبر ۹۵ یونانی دواخانہ	//	2160
//	15119	مس نمبر ۱۰۶ سعید کریانہ سٹور	//	500
//	15120	مس نمبر ۲۲۱ محمد فیاض آٹا چکی	//	1120
//	15121	مس نمبر ۲۷ محمد سعید قریشی	//	1340
//	15122	مس نمبر ۱۳ انور کریانہ سٹور	//	1320
//	15123	چشتی قادری فوٹوگرافر	//	100
//	15124	صوفی امان اللہ	دائل جل چوک	350
//	15125	مس نمبر ۱۱۶ صارم گارمنٹس	//	50
//	15126	مس نمبر ۵۷ نزاکت علی خان لیاقت علی خان	//	7550
//	15127	مس نمبر ۲۲ محمد امین پنجاب سپورٹس	//	2340

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23-01-25	15128	مس نمبر ۱۵۱ محمد صادق محمد یونس	دال گراں بازار	1600
//	15129	مس نمبر ۵۵ پاک چپل سٹور	//	1160
//	15130	مس نمبر ۲۵۶ حاجی لعل دین مرحوم	//	510
//	15131	انصاف کریانہ سٹور	//	200
//	15132	شیخ محمد اکبر صاحب	//	100
//	15133	دادا جی شیخ محمد یامین مرحوم	//	100
//	15134	مس نمبر ۱۳ شیخ صلاح الدین مرحوم	//	600
//	15135	مس نمبر ۱۷۲ قمر الدین مرحوم	//	2000
//	15136	مس نمبر ۱۳۸۳ اعظم کریانہ سٹور	//	700
//	15137	مس نمبر ۴۳ حکیم اللہ خان	//	200
//	15138	نفیس پان	//	2000
//	15139	اقبال کریانہ سٹور	//	100
//	15140	مس نمبر ۳۲۳ سمیع اللہ خان مرحوم	//	1500
//	15141	مس نمبر ۱ چوہدری شاکر خان	چکری روڈ	4440
//	15142	مس نمبر ۱۰۰ ڈاکٹر سجاد یونس	//	500
//	15143	مس نمبر ۵ عامر کریانہ سٹور	//	1020
//	15144	مس نمبر ۳۴ عبدالوسیع الیکٹرک سٹور	//	1380
//	15145	مس نمبر ۵۱۱ راجہ واجد پی سی او	چھان چوک	500
//	15146	مس نمبر ۳۲ لالہ جی ہوٹل، عارف	//	100
//	15147	ایک نیک دل انسان	//	100
//	15148	عبدالرحمٰن خان بمعہ فیملی	آزاد کشمیر	100
//	15149	طارق قیوم عبدالقیوم	راولپنڈی	100
//	15150	عادل قیوم عبدالقیوم	//	120
//	13035	عدیل صاحب	//	100
//	13036	امتیاز محمد صاحب	//	400

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم روپے
[illegible]	13037	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
[illegible]	13351	محمد عمران ٹریڈرز	//	1000
//	13352	سید نجف حسین شاہ مرحوم	//	250
//	13353	سید ابو حسین بخاری مرحوم	//	250
//	13354	ص نمبر ۱۲۸ بسم اللہ ہوٹل	اسلام آباد	1020
//	13355	ظفر اقبال گلیکسی پکچرز	//	1000
//	13356	گلیکسی پکچرز	//	500
//	13357	رفیق کوثر مرحوم و اہلیہ رفیق مرحومہ	//	2000
//	13358	گلیکسی پکچرز	//	410
//	13359	ندیم کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	1000
//	13360	ص نمبر ۳۰۲ سکائی نیٹ	//	430
//	13361	ملک بشیر احمد و بیگم مرحومہ	راولپنڈی	100
//	13362	ص نمبر ۱۲۸ محمد طارق اقبال	//	580
//	13363	ص نمبر ۱۲۵ محمد عاشق حسین	//	970
//	13364	ص نمبر ۱۲۵ احمد ورائٹی سنٹر	//	2950
//	13365	ص نمبر [illegible] شیخ عبدالحنان	//	2630
//	13366	ص نمبر ۵۵ دارالعمر کس	//	1400
//	13367	نیو چمن آٹوز	//	100
//	13368	چوہدری افتخار حسین مرحوم	گوالمنڈی	2000
//	13369	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	13370	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	13371	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	13372	چوہدری نذیر حسین مرحوم	//	300
//	13373	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	13374	افتخار احمد حقی مرحوم	صدر	1000
//	13375	عبدالغفار صاحب	//	200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم روپے
25جنوری24	13376	حاجی معزالدین صاحب	صدر	4000
//	13377	ایک نیک دل انسان	//	100
//	13378	چوہدری تیمور ظفر صاحب	//	1000
//	13379	والدین مرحومین چوہدری ظفر	کچہری روڈ	500
//	13380	محمد اقبال صاحب	//	500
//	13381	محمد محبوب صاحب	راولپنڈی	500
//	13382	یاسمین مرحومہ	//	100
//	13383	بیگم سجاد صاحبہ	//	1000
//	13384	چوہدری محمد امین محمد نوید صاحبان	اسلام آباد	1000
//	13385	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	13386	افتخار حسین صاحب	//	100
//	13387	ساجد محمود اینڈ عثمان	راولپنڈی	200
//	13388	مختار برادرز	//	200
//	13389	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	13390	علی سائیکل سٹور	//	1000
//	13391	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	13392	ملک خدا بخش بیگم خدا بخش	//	300
//	13393	ملک عمران صاحب	//	150
//	13394	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	13395	حاجی نذیر صاحب	//	50
//	13396	جان ٹی سٹور	//	200
//	13397	شیخ نصر اللہ الشیخ فیملی	//	1000
//	13398	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	13399	صدیق کارپوریشن	//	200
//	13400	پاک شوز	//	100
//	13038	نفیس اختر صاحبہ	راولپنڈی	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم روپے
24 نومبر 24	13039	الانی امر کس	راولپنڈی	500
//	13040	محمد آصف صاحب	//	3000
//	13041	عدیل صاحب	//	100
//	13042	امتیاز صاحب	//	500
//	13043	امتیاز صاحب	//	500
25 نومبر 24	13044	عبدالرحمان صاحب	اسلام آباد	40000
//	13045	الانی امر کس	راولپنڈی	500
//	13046	محمد احمد صاحب	//	100
26 نومبر 24	13047	امتیاز صاحب	//	500
//	13048	عدیل صاحب	//	100
//	13049	الان صاحب	//	500
//	13050	صہیب پاشا صاحب	//	10000
27 نومبر 24	13051	ایک دل مسلمان	راولپنڈی	500
//	13052	محمد احمد صاحب	//	100
//	13053	ملک ارشاد صاحب	//	560
//	13054	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	13055	عدیل صاحب	//	100
//	13056	مبشر واجد صاحب	//	36780
//	13057	آمنہ بیگم صاحبہ	//	1000
28 نومبر 24	13058	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	13059	الانی امر کس	//	500
//	13060	عدیل صاحب	//	100
//	13061	رانا محمد ساجد صاحب	//	500
//	13062	محمد احمد صاحب	//	100
//	13063	ڈاکٹر یوسف ابراہیم صاحب	//	3000
//	13064	محمد علی مرزا صاحب	//	2000

جاری

حسابات فیض آباد بابت ماہ دسمبر 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم روپے
22 دسمبر 24	12500	عمر صاحب	راولپنڈی	5000
//	12501	سید راحت علی صاحب	اسلام آباد	2000
//	12502	سید عاقب حسین شاہ صاحب	//	2400
//	12503	حافظ نعیم صاحب	//	2000
//	12504	ایک نیک دل انسان	//	1000
//	12505	زاہد رضا صاحب	//	900
23 دسمبر 24	12506	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12507	ایک نیک دل انسان	//	2100
//	12508	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	12509	A/A	//	10000
//	12510	ماجد اقبال صاحب	لاہور	2000
//	12511	عائشہ بابر صاحبہ	//	2000
//	12512	نبیلہ بابر صاحبہ	//	2000
//	12513	مصطفیٰ بابر صاحب	//	2000
//	12514	عذرا اقبال صاحبہ	//	2000
//	12515	محمد اقبال صاحب	//	2000
//	12516	احمد حق صاحب	//	2000
//	12517	کامران محمود صاحب	راولپنڈی	1000
//	12518	صدقات	//	84000
//	12519	xyz	//	1000
//	12520	ناصر خالد صاحب	//	10000
24 دسمبر 24	12521	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	25000
//	12522	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12523	منسوخ	-	-

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24دسمبر24	12524	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12525	مصطفیٰ خان صاحب	راولپنڈی	3000
//	12526	ناصر علی چشتی صاحب	//	50000
//	12527	مظہر صاحب	اسلام آباد	10000
//	12528	شافیعہ رابعہ	//	1000
//	12529	نوسائبہ زئید	//	1000
//	12530	سجاد صاحب	//	2000
//	12531	شیر افضل صاحب	//	930
//	12532	صدقات	//	5300
//	12533	کیپٹن (ر) حکم داد خان	راولپنڈی	4000
//	12534	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
25دسمبر24	12535	ڈاکٹر حماد صاحب	//	1500
//	12536	چوہدری رومان	//	500
//	12537	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12538	سید عثمان احمد صاحب	//	10000
//	12539	صدقات	//	115000
//	12540	ارشد محمود صاحب	//	500
26دسمبر24	12541	علی صاحب	راولپنڈی	10000
//	12542	جمیلہ اختر صاحبہ	//	5000
//	12543	مختار صاحب	//	1000
//	12544	صدقات	//	20000
//	12545	مسعود صاحب	//	10000
//	12546	طارق محمود صاحب	//	100
//	12547	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	12548	صدقات	//	24000
//	12549	محمد عمر صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26دسمبر24	12550	ایک نیک دل انسان	اسلام آباد	1000
//	12551	محمد وسیم صاحب	//	7500
//	12552	عامر حسین صاحب	//	25000
//	12553	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12554	طاہر ضیاء صاحب	راولپنڈی	2250
//	12555	زریاب	//	2000
//	12556	فواد بشیر صاحب	//	15000
//	12557	مبشر صاحب	//	500
//	12558	محمد عبداللہ صاحب	//	500
//	12559	راجا قیصر صاحب	//	500
//	12560	صدقات	راولپنڈی	158000
//	12561	ایک نیک دل انسان	//	5000
27دسمبر24	12562	محمد ریاض صاحب	//	200000
//	12563	صدقات	//	2650
//	12564	رفاقت صاحب	//	4000
//	12565	میر عجب صاحب	//	1100
//	12566	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12567	جاوید اقبال صاحب	//	30000
//	12568	اختر مسعود عباسی صاحب	//	30000
//	12569	قاضی پرویز صاحب	//	350
//	12570	سجاد علی صاحب	//	1000
//	12571	محمد عظیم صاحب	//	500
//	12572	رشی الرحمان صاحب	//	2000
//	12573	احمد سلیم صاحب	//	1000
//	12574	ڈاکٹر حسن صاحب	//	20000
//	12575	عادل صاحب	//	500

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
27دسمبر24	12576	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	راولپنڈی	10000
28دسمبر24	12577	صدقات	//	6300
//	12578	شاہد محمود صاحب	//	100000
//	12579	منسوخ	-	-
//	12580	صدقات	راولپنڈی	244005
//	12581	نگہت رشید صاحبہ	//	5000
//	12582	علی حیدر صاحب	//	4000
//	12583	منسوخ	-	-
//	12584	صدقات	راولپنڈی	4000
//	12585	عدنان زاہد حق صاحب	//	5500
//	12586	شاہ زیب صاحب	//	420
//	12587	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12588	عبدالرحمان صاحب	//	4000
//	12589	ملک امجد صاحب	//	200
//	12590	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	12591	عابد محمود صاحب	//	2000
//	12592	شکیلہ خسرو صاحبہ	//	7000
//	12593	منسوخ	-	-
//	12594	سید معظم صاحب	راولپنڈی	5000
//	12595	سہیل لطیف صدیق صاحب	//	10000
29دسمبر24	12596	صدقات	//	20000
//	12597	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12598	صدقات	//	3975
//	12599	فہد خشنود صاحب	//	1000
//	12600	مسز ثریا خوشنود صاحبہ	//	1000
//	12601	خوشنود الحسن صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29دسمبر24	12602	نیک آدمی	راولپنڈی	10000
//	12603	۵۴۴	//	10000
//	12604	۵۵۵	//	10000
//	12605	صدقات	//	80000
30دسمبر24	12606	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12607	رفعت حق صاحب	بہارہ کہو	10000
//	12608	ناظم الدین ہانڈے صاحب	اسلام آباد	10000
//	12609	عبدالرؤف صاحب	راولپنڈی	5000
//	12610	ڈاکٹر ساجدہ محمود صاحبہ	لاہور	10000
//	12611	Depty Director	راولپنڈی	5000
//	12612	صدقات	//	6630
31دسمبر24	12613	طارق محمود صاحب	//	100
//	12614	بندہ خدا	//	2000
//	12615	۵۱۳	//	10000
//	12616	میڈم زینت ظہیر	//	1400
//	12617	منسوخ	-	-
//	12618	اختر مسعود عباسی صاحب	راولپنڈی	15000
//	12619	صدقات	//	62844
//	12620	محمد احمد چوہدری صاحب	//	2000
//	12621	پی اے جاوید	//	5000
//	12622	یاسر صاحب	//	10000
//	12623	منسوخ	-	-
//	12624	چوہدری اعجاز صاحب	راولپنڈی	2000
//	12625	ڈاکٹر عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
//	12626	دانیال احمد صاحب	//	1000
//	12627	[illegible] صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
31 دسمبر 24	12628	بچے کا صدقہ	چکوال	1000
//	12629	Pakistan (PVT)ltd	[illegible]	1636608
//	12630	معظم حیات صاحب	اسلام آباد	100000
//	12631	راجا اکرم اختر صاحب	راولپنڈی	5000
//	12632	والدین مرحومین عبدالغفور	//	355

حسابات فیض آباد بابت ماہ جنوری 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم جنوری 25	12633	619	راولپنڈی	10000
//	12634	محمد ندیم صاحب	//	15000
//	12635	نوید صاحب	//	3000
//	12636	خواجہ شائق نوید صاحب	//	10000
//	12637	بیگم خواجہ رشید احمد صاحبہ	//	10000
//	12638	محمد ممتاز ملک صاحب	اسلام آباد	5000
//	12639	591	//	10000
//	12640	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	100
//	12641	محمد جمال اعوان صاحب	اسلام آباد	1200
//	12642	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	2000
//	12643	آصف محمود صاحب	//	200000
//	12644	مسز ظفر ملک صاحبہ	//	5000
//	12645	سید مسعود الحسن صاحب	//	40000
//	12646	محمد شیراز صاحب	//	5000
//	12647	صدقات	//	4000
//	12648	حافظ وقار احمد صاحب	راولپنڈی	600
2 جنوری 25	12649	محمد قاسم خان صاحب	//	5000
//	12650	طارق محمود صاحب	//	100
//	12651	علی رضا صاحب	اسلام آباد	5000
2 جنوری 25	12652	ایک نیک بندہ	اسلام آباد	5000
//	12653	[illegible]	//	1000
//	12654	محمود شکیل صاحب	راولپنڈی	2000
//	12655	صدقات	//	4250
//	12656	[illegible] صاحب	//	10500
//	12657	طاہر ظفر صاحب	//	5000
//	12658	[illegible] صاحب	//	500
//	12659	عبدالحمید صاحب	//	100
//	12660	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	4000
//	12661	ملک امجد صاحب	راولپنڈی	5300
//	12662	صدقات	//	6630
//	12663	محمد حارث صاحب	//	1500
//	12664	[illegible] ملک	امریکہ	20000
//	12665	مقبول الٰہی صاحب	اسلام آباد	5000
//	12666	والدین مقبول الٰہی	//	1000
//	12667	عامر حسین صاحب	//	25000
//	12668	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12669	انوار الحق صاحب	راولپنڈی	1500
//	12670	مسعود اختر صاحب	اسلام آباد	10000
//	12671	[illegible] صاحب	راولپنڈی	4000
//	12672	عبدالرحمن صاحب	//	2530
//	12673	ایک نیک بندہ	//	5000
//	12674	محمد [illegible] صاحب	//	2000
//	12675	محمد ارشد صاحب	اسلام آباد	2000
//	12676	محمد ارشد صاحب	//	250
//	12677	[illegible] صاحب	//	30000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2 جنوری25	12678	احمد دلدار صاحب	اسلام آباد	1500
//	12679	فرحان احمد معرفت دلدار احمد	//	1500
//	12680	محمد تحسین صاحب	راولپنڈی	6000
//	12681	شہرام اقبال صاحب	اسلام آباد	10000
//	12682	شہرام اقبال صاحب	//	3500
//	12683	سیف انرجی لمیٹڈ	//	100000
3 جنوری25	12684	کامران سلیم صاحب	راولپنڈی	2500
//	12685	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	12686	سعدیہ دانیال صاحبہ	//	2000
//	12687	دانیال حنیف صاحب	//	4000
//	12688	صدقات	//	18000
//	12689	راجا احمد حسن صاحب	راولپنڈی	10000
//	12690	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12691	اختر علی صاحب	اسلام آباد	3000
//	12692	محمد شعیب صاحب	//	5000
//	12693	محمد سعید خان صاحب	//	5000
//	12694	صدقات	//	5560
//	12695	گل رخ	//	5000
//	12696	صدقات	راولپنڈی	45000
//	12697	داؤد احمد صاحب	//	1330
//	12698	مسٹر اینڈ مسز جنید	//	100
//	12699	طارق سلیم صاحب	//	5000
//	12700	رضی الرحمٰن صاحب	//	2000
//	12701	ملک سہیل صاحب	//	500
//	12702	سعیدہ سہیل صاحبہ	//	10000
//	12703	میجر مطلوب احمد صاحب	//	5000
3 جنوری25	12704	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	راولپنڈی	10000
//	12705	ایک نیک بندہ	//	500
//	12706	محمد اختر کیانی صاحب	//	1600
//	12707	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12708	رفاقت خان صاحب	//	500
//	12709	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	2000
//	12710	ڈاکٹر گلبینے محسن	اسلام آباد	2000
//	12711	محمد طارق منیر صاحب	//	2000
//	12712	محمد جہانگیر منیر صاحب	//	500
//	12713	محمد داؤد منیر صاحب	//	2000
//	12714	احمد منیر کبیر صاحب	//	1000
//	12715	محمد ایان صاحب	راولپنڈی	1750
//	12716	شاہ زیب صاحب	//	3000
//	12717	محمد وسیم صاحب	اسلام آباد	20000
//	12718	محمد عارف صاحب	//	1000
//	12719	سید خلیق احمد شاہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	12720	صدقات	//	11000
4 جنوری25	12721	خالد صاحب	//	10000
//	12722	عمیرہ صاحبہ	//	10000
//	12723	وقار محبوب صاحب	اسلام آباد	21000
//	12724	محمد فاش محبوب صاحب	//	5000
//	12725	مون محمد ملک	//	5000
//	12726	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12727	محمد ارشد صاحب	//	500
//	12728	سید شبیر حسین شاہ صاحب	اسلام آباد	500
//	12729	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4 جنوری 25	12730	صدقات	اسلام آباد	1700
//	12731	بخاری صاحب	//	5000
//	12732	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	//	200000
//	12733	ملک امجد صاحب	راولپنڈی	400
//	12734	صدقات	//	5660
//	12735	ڈاکٹر مہرین مسعود صاحبہ	//	14000
//	12736	مسعود اختر صاحب	اسلام آباد	500
//	12737	غلام فاطمہ معرفت حسن بنارس خان صاحب	راولپنڈی	10000
//	12738	۴۶	//	10000
//	12739	داؤد صاحب	//	2830
//	12740	امیرہ عادل صاحبہ	//	5000
//	12741	محسن خان	//	4000
//	12742	سجاد صاحب	//	1000
//	12743	زاہد رضا اینڈ فیملی	//	900
//	12744	زاہد محمود صاحب	اسلام آباد	500
5 جنوری 25	12745	محمد زاہد صاحب	//	1000
//	12746	رضیہ بیگم صاحبہ	//	100000
//	12747	صدقات	راولپنڈی	23000
//	12748	محمد عثمان صاحب	//	10000
//	12749	ایک نیک بندہ	//	500
//	12750	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12751	ارشد محمود صاحب	//	1000
//	12752	اختر رسول صاحب	اسلام آباد	2000
//	12753	سہیل صاحب	راولپنڈی	5000
//	12754	نجیب اللہ صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5 جنوری 25	12755	صدقات	راولپنڈی	900
//	12756	ارسلان محبوب صاحب	//	7000
//	12757	گروپ کیپٹن ناصر ضیا صاحب	//	10000
//	12758	صدقات	//	2830
6 جنوری 25	12759	56	//	15000
//	12760	سردار دانش عباس صاحب	//	2830
//	12761	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	3000
//	12762	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12763	مسز صفیہ جواد صاحبہ	//	500
//	12764	ڈاکٹر مسرت علی صاحب	اسلام آباد	10000
//	12765	لیاقت صاحب	//	1000
//	12766	راجہ دانیال احمد خان صاحب	//	5000
//	12767	صدقات	راولپنڈی	4200
//	12768	کنیز فاطمہ صاحبہ	//	100000
//	12769	نیاز احمد قریشی صاحب	//	15000
//	12770	تسنیم کوثر صاحبہ	//	15000
//	12771	سلیم الرحمٰن صاحب	اسلام آباد	9000
//	12772	ڈاکٹر ندیم اسحاق صاحب	//	35000
//	12773	محمد یونس صاحب	راولپنڈی	500
//	12774	صدقات	//	40000
//	12775	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
//	12776	محمد یوسف صاحب	اسلام آباد	25000
//	12777	کرنل احمد صاحب	راولپنڈی	1100
//	12778	کرنل محمد جمیل خرم صاحب	//	3100
//	12779	عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپیہ
6 جنوری 25	12780	ظفر فاروق ملک صاحب	سیالکوٹ	1000
//	12781	صدقات	راولپنڈی	7076
//	12782	ملک عبدالرزاق صاحب	//	5000
//	12783	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	10000
//	12784	فرحان احمد صاحب	//	3000
7 جنوری 25	12785	اسد صاحب	راولپنڈی	2000
//	12786	پیپر کمیونیکیشن	اسلام آباد	21000
//	12787	حسین صاحب	راولپنڈی	1000
//	12788	محمد علی صاحب	اسلام آباد	1000
//	12789	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12790	بشارت حسین ڈرائیور	//	300
//	12791	سید عدنان شاہ صاحب	اسلام آباد	10000
//	12792	اسماء زیتون	//	8000
//	12793	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12794	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	10160
//	12795	صدقات	//	23000
//	12796	وقار النفس صاحب	//	5000
//	12797	صدقات	//	20000
//	12798	شمیم اے خان بذریعہ امجد جہانگیر قاضی	//	10000
//	12799	سید محمد نثار حیدر صاحب	//	50000
//	12800	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	12801	۴۴	//	10000
//	12802	رضیہ بیگم صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	12803	صلاح الدین صاحب	راولپنڈی	1000
//	12804	مریم بی بی صاحبہ	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپیہ
7 جنوری 25	12805	[illegible] صاحب	راولپنڈی	1000
//	12806	[illegible] اللہ صاحب	//	15000
8 جنوری 25	12807	[illegible] صاحب	اسلام آباد	7000
//	12808	محمد عبدالمنان صاحب	//	10000
//	12809	حمزہ صاحب	//	7000
//	12810	عبدالجبار صاحب	//	2000
//	12811	راحیل صاحب	راولپنڈی	10000
//	12812	خلیل اللہ صاحب	//	5000
//	12813	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12814	محمد اسلم صاحب	اسلام آباد	1000
//	12815	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12816	آمدن بمد صدقہ	//	50000
//	12817	میجر اسامہ	//	10000
//	12818	نصیر اللہ اعوان صاحب	//	14000
//	12819	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000
//	12820	اعجاز احمد صاحب	//	100
//	12821	عائشہ اقبال صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	12822	شاہد صاحب	//	1000
//	12823	ڈاکٹر میر عجب خان صاحب	//	500
//	12824	وقار احمد صاحب	اسلام آباد	3000
//	12825	محمد زمرد مرزا صاحب	//	5000
//	12826	مسز ممتاز صاحبہ	//	1000
//	12827	مسز ساجدہ صاحبہ	//	1000
//	12828	شفیق سلطان صاحب	لندن	10000
9 جنوری 25	12829	کائنات	اسلام آباد	1000
//	12830	محمد انور صاحب	راولپنڈی	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9 جنوری 25	12831	محمد علی صاحب	راولپنڈی	2000
//	12832	کرنل احمد مسعود خان صاحب	اسلام آباد	21000
//	12833	ابرار الحق صاحب	راولپنڈی	3000
//	12834	ملک مسعود حسین صاحب	//	2000
//	12835	عمران صاحب	//	2000
//	12836	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12837	جنید صاحب	//	35000
//	12838	منسوخ	-	-
//	12839	اسامہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	12840	مسز صفیہ جواد صاحبہ	//	1000
//	12841	محمد افتخار صاحب	اسلام آباد	500
//	12842	مسٹر اینڈ مسز جنید	//	100
//	12843	عامر حسین صاحب	//	25000
//	12844	مسٹر اینڈ مسز محمد ہارون	//	1000
//	12845	بی زادو راحت مسعود قدوسی	راولپنڈی	5000
//	12846	صدقات	//	52000
//	12847	عامر حبیب صاحب	//	1000
//	12848	اشفاق احمد صاحب	//	6000
//	12849	ثاقب انور صاحب	//	15000
//	12850	فاطمہ صاحبہ	//	1000
10 جنوری 25	12851	سید ذوالنون شاہ صاحب	کوہاٹ	1000
//	12852	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	راولپنڈی	5000
//	12853	ڈاکٹر طاہر شبیر صاحب	اسلام آباد	10000
//	12854	چوہدری بشیر صاحب	//	500
//	12855	ایک نیک بندہ	//	3000
//	12856	نعیم صاحب	//	3000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 جنوری 25	12857	صدقات	راولپنڈی	1450
//	12858	محمد جاہد صاحب	//	500
//	12859	ابرار صاحب	//	7000
//	12860	ابرار کلینکس لک	//	7000
//	12861	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12862	صدقات	راولپنڈی	3540
//	12863	۳	اسلام آباد	20000
//	12864	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12865	میاں عبدالمجید صاحب	راولپنڈی	10000
//	12866	محمد حنان علی صاحب	//	2000
//	12867	محمد عارف صاحب	//	500
//	12868	منسوخ	-	-
//	12869	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12870	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
//	12871	آمدن بذریعہ گودام	فیض آباد	1300
//	12872	رضی الرحمان صاحب	راولپنڈی	2000
//	12873	صدقات	//	65000
//	12874	پرویز اختر قریشی صاحب	اسلام آباد	150000
//	12875	صدقات	راولپنڈی	34000
11 جنوری 25	12876	ملک شبیر حسین	//	2000
//	12877	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12878	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12879	امجد حسین کیانی صاحب	//	250
//	12880	۲۸	//	11000
//	12881	حفیظ احمد صاحب	راولپنڈی	500
//	12882	[illegible]	//	1000

جاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت: 63:10)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری: 1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات و زکوۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

CamScanner

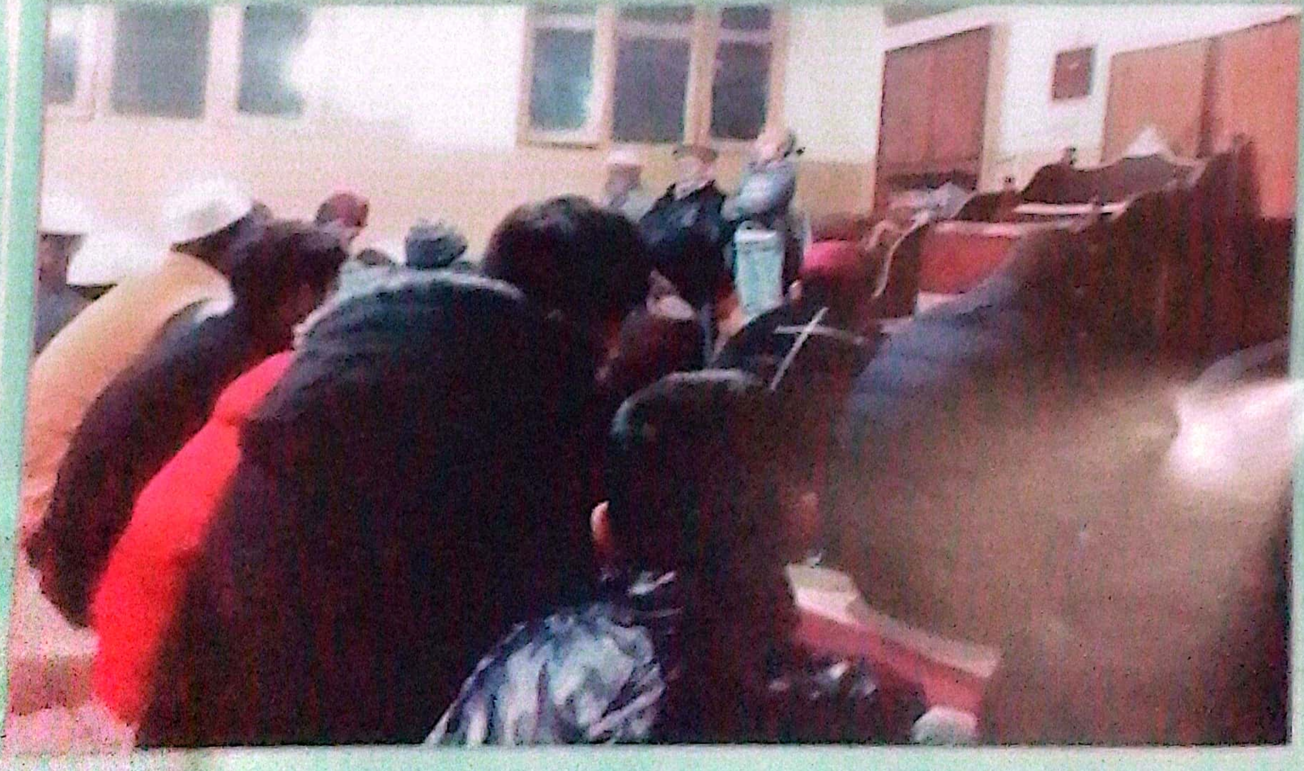

انجمن فیض الاسلام کے فیض آباد کیمپس میں حفظ قرآن پاک مکمل کرنے کی پروقار تقریب کے مناظر
تقریب میں جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر اور کیمپس منیجر شبیر شاہ نے خصوصی شرکت کی

Monthly FAIZ-UL-ISLAM Rawalpindi Reg No NPR-043

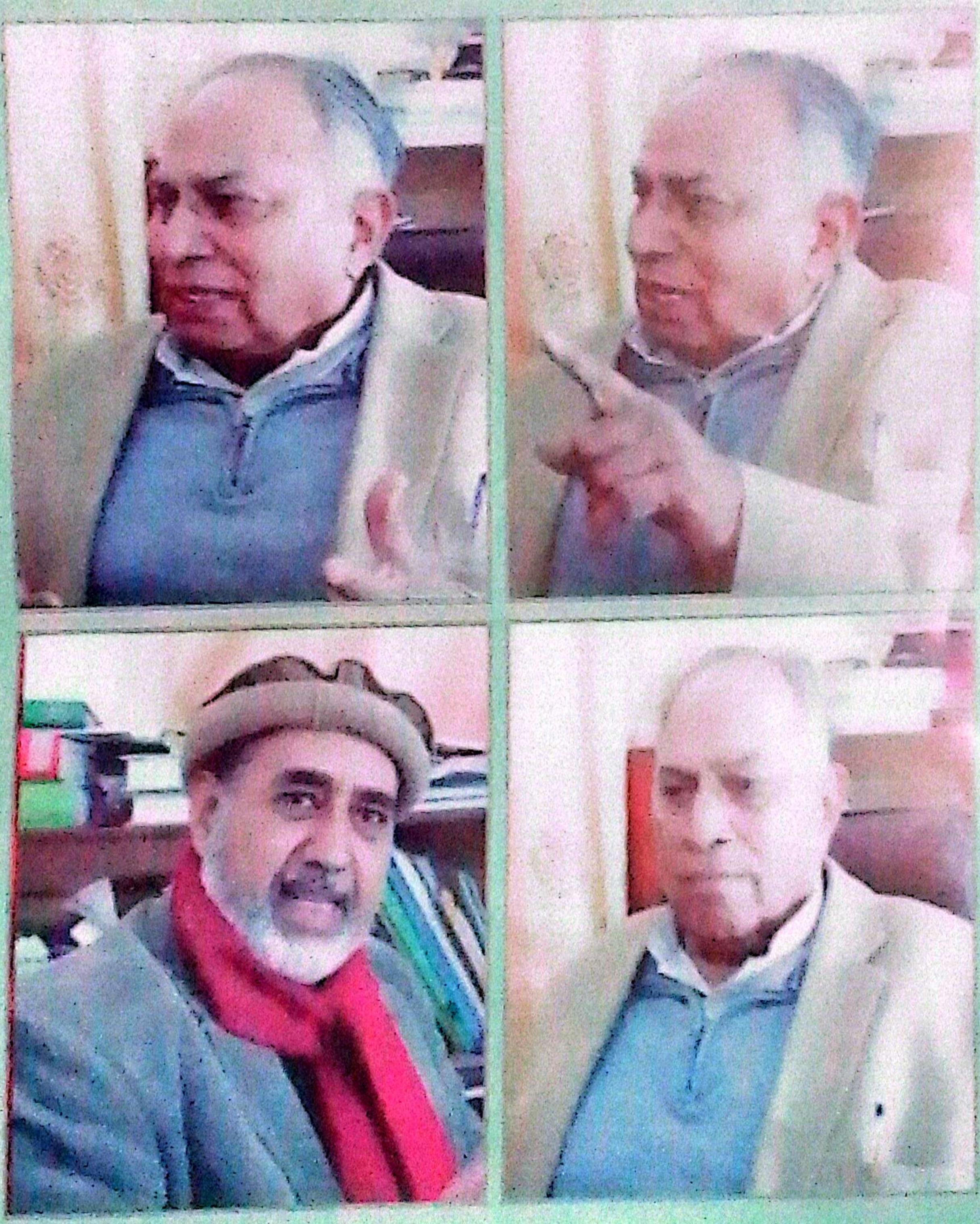

صدر انجمن فیض الاسلام پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (تمغۂ امتیاز)
پی واچ نیوز کے اینکر حاجی محمد جان کو انٹرویو دیتے ہوئے